# بلوچی گرامر

مرتبہ : میجر ای-موکلر
مترجم : محمدؐ بیگ بلوچ

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ

M. YOUSUF M. BALOUCH

# بلوچی گرامر

مرتبہ : میجر ای۔ موکلر

مترجم : محمد بیگ بلوچ

بلوچی اکیڈمی

مکران ہاؤس۔ کوئٹہ

M. YOUSUF M. BALOUCH

تمام حقوق بلوچی اکیڈمی کوئٹہ کے لیے محفوظ ہیں

بار اول انگریزی کتاب ———— ۱۸۷۷ء
اردو ترجمہ بار اول ———— ۱۹۷۳ء
اردو ترجمہ بار دوم ———— ۱۹۸۸ء
اہتمام ———— سیلز اینڈ سروسز کوئٹہ
قیمت ———— Rs 90 روپے
———— روپے

اِس کتاب کی اشاعت کا اہتمام ادارہ سیلز اینڈ سروسز
کبیر بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ نے کیا۔ فون نمبر: ۷۸۴۰۱



# مشمولات

عرضِ مترجم
دیباچہ
پہلا باب — حروفِ تہجی
نقشۂ حروفِ تہجی
دوسرا باب — حرفِ تنکیر
تیسرا باب — اسم
چوتھا باب — صفت
پانچواں باب — ضمیر
چھٹا باب — فعل
طورِ مجہول
افعالِ علت
افعالِ مرکب
افعالِ انکاری
افعالِ باقاعدہ
ساتواں باب — حروفِ سابقہ
ظرفِ مکانی
ظرفِ زمانی

ظروفِ مقدار
ظرفِ استفہامیہ، حالت وغیرہ
حروفِ ربط
حروفِ ندائیہ

آٹھواں باب — حروفِ عددی
نواں باب — تقسیم اوقات

دن کے حصص
ملاحظات
ضمیمہ الف



# عرضِ مترجم

جب پہلی بار میجر موکلر کی یہ نایاب کتاب میں نے اپنے ایک کرم فرما کے ہاں دیکھی تو میں نے اسمیں اپنی گہری دلچسپی کا اظہار کیا. جسپر انہوں نے ازراہِ لطف وکرم مجھے اس کے مطالعہ کی اجازت دیدی مگر ساتھ ہی ساتھ اپنی اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ میں بلوچی زبان کے بارے میں اس قدیم نسخے کا اردو زبان میں ترجمہ کروں. گو کہ اسوقت مجھے اپنی علمی کم مایگی اور بے بضاعتی کا شدید احساس تھا لیکن ایک محترم دوست کی خواہش کا احترام اور پھر میری نظر میں ایک ایسی کتاب کا ترجمہ جس کی طباعت ۱۸۷۷ء میں ہوئی ہو اور جس کی اس وقت دنیا میں بمشکل صرف چند ہی کاپیاں زمانے کی دست برد سے محفوظ رہ گئی ہوں، اُسے مکمل طور پر ناپید ہونے سے بچانے اور علم دوست حضرات تک وسیع پیمانے پر پہنچانے کے مترادف تھا چنانچہ باوجود اپنی مذکورہ استعدادی کمزوریوں کے مجھے تعمیلِ ارشاد کیلئے طوعاً وکرہاً تیار ہونا پڑا اور اس طرح میں نے اس بارِ گراں کو اپنے ناتوان کاندھوں پر اٹھا لیا.

میں اس حقیقت کے اعتراف واقرار میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا کہ میں اردو کا اہلِ زبان نہیں ہوں اور نہ ہی لسانیات اور صرف ونحو کا ماہر، اسلئے ترجمہ کرتے وقت مجھے جن بیشمار دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے. اس کا اندازہ صرف وہی لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جو اس فن کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے اس دشتِ بے آب وگیاہ کی سیاحی کی ہو.

قواعدِ صرف و نحو سے قطع نظر، مافی الضمیر کے اظہار کیلئے ہر زبان کا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے اور میری نظر میں علاوہ دیگر امور کے مترجم کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت دونوں زبانوں کے مزاج کا پوری طرح ادراک رکھتا ہو اور ان کے درمیان موجود فرق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کرے۔ میں نے بھی اس اہم ذمہ داری سے عہدہ بر آ ہونے کی کوشش کی ہے، مجھے اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا احتساب اہل نقد و نظر ہی کر سکتے ہیں۔

ترجمہ کرتے وقت میں نے زبان کے اظہار و بیان اور صرف و نحو کی ترکیبات و اصطلاحات اور ان کی فنی باریکیوں کو صحت کے ساتھ اردو میں منتقل کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے اور اس کے لئے میں نے متعدد کتب سے استفادہ بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود میں قطعی طور پر اس امر کا مدعی نہیں کہ ترجمہ خامیوں سے مبرا و منزا ہے۔

ترجمہ کے بارے میں مزید اسقدر عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب چونکہ تقریباً ایک صدی قبل لکھی گئی تھی۔ لہٰذا اس کی زبان فطری طور پر اُس عہد کی زبان ہے اور جدید انگریزی سے قدرے مختلف، چنانچہ اصل انگریزی متن میں کئی الفاظ و تراکیب ایسی موجود ہیں جو نہ صرف جدید انگریزی زبان میں متروک و مفقود ہو چکی ہیں بلکہ عام لغات میں بھی انکا وجود نہیں۔ علاوہ بریں، میجر صاحب چونکہ بنیادی طور پر ایک ماہر صرف و نحو نہیں تھے لہٰذا وہ اپنے مافی الضمیر کے صحیح اور سہل انداز میں اظہار سے اکثر جگہ قاصر رہے ہیں اور ایسے مواقع پر وہ اُلجھاؤ اور ابہام کا شکار ہو گئے ہیں



چنانچہ زیر نظر ترجمہ میں کہیں کہیں اس الجھاؤ اور ابہام کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

دوسری بات جو عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ترجمہ چونکہ اصل متن کے عین مطابق کیا گیا ہے اسلئے ترجمہ میں بلوچی کا وہی رسم الخط و حروفِ تہجی استعمال کئے گئے ہیں جنکو میجر موصوف نے اختیار کیا ہے۔ اور جنہیں وہ عربی و فارسی خط قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیر نظر ترجمہ میں "ٹ" (ٹ)، "ڈ" (ڈ)، اور "ڑ" (ڑ) وغیرہ جیسے حروف من و عن استعمال کئے گئے ہیں۔

بہرحال میں اپنی اس مخلصانہ کوشش کو اس جذبہ سے اہل علم و بصیرت کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کروں گا کہ اس نایاب کتاب کے عام ہونے کے بعد شاید بلوچی زبان کے طالبان و محققان کے لئے بالخصوص اور تشنگانِ علم کے لئے بالعموم علم و فن کی نئی راہیں کھل جائیں۔

محمد بیگ بلوچ

کراچی۔ ۵ جنوری سنہ ۱۹۷۱ء

(الف)

# بلوچی زبان کا صرف ونحو

## دیباچہ

بلوچی نام ہے اس زبان کا جسے ہمارے نقشوں میں بلوچستان نامی ایک خطہ پر آباد تمام لوگ (علاوہ براہویوں کے، جن کی اپنی ایک علیحدہ زبان ہے جسے کردی یا کردگالی کہا جاتا ہے جو شاید دراوڑی زبانوں کے گروہ، " SYTHIAN GROUP " سے تعلق رکھتی ہے) استعمال میں لاتے ہیں ایک ایسے خطہ پر جو شرقاً غرباً تقریباً سات سو میل اور شمالاً جنوباً تین سو میل ہے۔ اور سوائے برٹش انڈیا کی مغربی سرحدوں پر واقع کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل سے بھی اُسے خاص طور سے منسوب کیا جاتا ہے، جو غالباً اسے نہایت ہی صحیح طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بیجا نہ ہوگا اگر یہ سوال کیا جائے کہ آیا ملک کے مختلف حصوں میں تلفظ، محاورہ خاص الفاظ کے استعمال یا کسی اور واضح خصوصیات میں اس زبان میں فرق کیا جاتا ہے کہ نہیں، یا یہ کہ (لسانی بنیادوں پر) یہ زبان زبانوں کے کس گروہ، خاندان، یا شاخ سے تعلق رکھتی ہے، یا یہ کہ آیا یہ اس خطہ کی اصل زبان ہے اور یہ کہ موجودہ وقت میں ملک کے کس خطہ میں اس کا صاف اور صحیح استعمال کیا جاتا ہے۔ یا یہ کہ ان کے اجداد کہاں سے اور کب آئے۔؟؟

ان سوالوں کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک تلفظ کا تعلق ہے۔ مکران (بلوچستان کا جنوبی اور مغربی حصہ) کے مختلف اضلاع میں بہت ہی خفیف سا فرق پایا جاتا ہے اور کچھ الفاظ یا ان الفاظ کی مختلف ساخت، ملک کے کچھ حصوں میں، چھوٹے یا بڑے پیمانے پر، محدود پائی جاتی ہے۔ (اگر اس ضمن میں مرتبہ صحیفوں پر یقین کیا جائے تو) یہ خصوصیات بشمول نحوی (SYNTACTICAL) یا اصطلاحی فرق کے کوہِ سلیمان کے دامن میں آباد قبائل کی مقامی زبان میں موجود ہیں، جن سے ان کی زبان عام بلوچی (عوامی) زبان سے ذرا بہتر نظر آتی ہے۔

اور جہاں تک بجائے خود، بلوچی زبان کا تعلق ہے، ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ آریائی زبان کی ایک ایرانی شاخ ہے اور پہلوی زبان کی بہن معلوم ہوتی ہے ایک ایسی شاخ جو یقیناً پہلوی کی طرح اور اسکے دوش بدوش (وقت کے ایک خاص حصہ میں) قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہو۔ اور میرے خیال میں بھی، موجودہ زبان، قدیم فارسی سے نکلی ہوئی ہے اور مکران میں پھلی پھولی اور پروان چڑھی ہے[1]۔ اس لحاظ سے اسے ایک خالص زبان قرار دیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کسی یا مابعد کے عہد میں اس زبان نے ان لوگوں سے کیا اثر لیا ہے جو دیگر زبانیں بولتے ہوں اور اس ملک میں باہر سے آئے ہوں، میرے خیال میں اس پر بحث کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس سوال سے اس زبان کی ایرانی اصلیت پر

---

[1] میں کیل یونیورسٹی کے لسانیات کے پروفیسر ڈاکٹر اندریس جو پہلوی زبان کے ایک فاضل ادیب اور جو خصوصاً زبانوں کے اس گروہ کے متعلق ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں، کا نہایت ہی مشکور ہوں جنہوں نے بلوچی اور پہلوی زبانوں کے باہمی رشتہ کے متعلق ازراہِ نوازش میری رہنمائی کی ہے۔ (مصنف)



کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اس زبان کے بولنے والوں کا جہاں تک تعلق ہے، انکے متعلق ہنوز بہت ہی کم معلوم کیا گیا ہے۔ ہمیں ابھی تک تو نہ لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ ہی معلوم ہے اور نہ ہی اسکے لغوی معنی جبکہ اُسے پہلی بار استعمال میں لایا گیا ہو اور نہ ہی یہ کہ وثوق سے اس لفظ کو کس سے موسوم کیا جائے۔

بلوچستان میں (بروہیوں کے علاوہ) اور علاوہ ان لوگوں کے جنکا حسب نسب کا علم نہیں ہوتا، ہندوستانی، ایرانی، عربی اور سامی النسل قبائل موجود ہیں، جو سب کے سب اپنے آپ کو بلوچ کہلاتے ہیں اور بلوچی زبان بولتے ہیں۔ سامی النسل لوگوں کا کہنا ہے کہ الیپو (ALEPPO) کے قرب و جوار سے انہیں ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں محمد صلعم کے نواسے حضرت حسینؓ کو مدد کرنے کی پاداش میں خلیفہ یزید اوّل کے جور و ستم نے ہجرت کرنے پر مجبور کیا۔ اور یہ کہ مشرق کی جانب سفر کرتے ہوئے ان کا گزر ایران سے ہوا اور یوں وہ براستہ مکران سندھ اور ہندوستان میں داخل ہوئے۔ اور جب (ان علاقوں میں) انہیں تنگ کیا گیا تو ان کے بیشتر حصہ نے کوہِ سلیمان کے دامن میں آکر بود و باش اختیار کر لی۔ جہاں پر وہ ابھی تک آباد ہیں۔ بقیۃ السیف مختلف اوقات میں مکران لوٹے۔ مکران میں سامیوں کی یہ آمد سولہویں صدی کے اواخر یا سترھویں صدی کے اوائل میں معلوم ہوتی ہے۔ اور میرے خیال میں بعض لوگ انہیں ہی خالص بلوچ قرار دیتے ہیں۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا، لیکن اس پر محض اسلئے تحقیق کرنا بھی نہیں چاہتا کہ میں ہنوز لفظ بلوچ کی وجہ تسمیہ نہیں معلوم کر سکا ہوں۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق ہے کہ اگر یہ ان کا اصلی اور مخصوص نام جو ان کی آمد سے قبل مکران میں نامعلوم تھا، تو پھر مکران میں بولی جانے والی زبان کو بلوچی کہنا غلط ہے (اسکو مکرانی کہنا چاہیئے) بلکہ (اسکے برعکس) اسکو مکرانی زبان

کی صرف اس مقامی بولی سے ہی منسوب کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کوہ سلیمان کے دامن میں آباد بلوچ یعنے رند اور مری وغیرہم استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ مکران کی زبان تلفظ صرف و نحو کے قواعد کے تحت اس کی بناوٹ اور محاورہ کی رو سے بلا شبہ ایک ایرانی بولی ہے اور علم اللسانیات کی رو سے جزوی طور پر (ایرانی کی) ہم جنس ہے جبکہ کوہ سلیمان کے دامن میں رہنے والے قبائل کی زبان بھی بلا مبالغہ وہی ہے، لیکن جیسے وہ اپنے سفر مکران کے دوران مکمل طور پر اختیار نہیں کر پائے (وہ بارہ اور پندرہ سال تک اس ملک میں رہے) اور اس زبان کو سامی النسل حلقی SEMITIC GUTTURALS اور دیگر غیر ملکی آوازوں کی آمیزش سے جو ایرانی زبان کے لئے اجنبی ہوں، اس طرح بولا جس طرح کہ ایک عرب یا سامی سے بولنے کی توقع کی جا سکتی ہو اسکے علاوہ ثانی الذکر بولی میں بہت سے ہندوستانی الفاظ کی آمیزش کے بھی امکانات ہیں جو مکران میں اجنبی ہیں اور صرف و نحو کے قواعد کی رو سے ایک خاص قسم کی بناوٹ یا ترکیب (یا کسی ایسی چیز کی ضرورت) جس کا کہ بعض اوقات کھٹکا ہوتا ہے کے بھی امکانات ہیں [1]

اور جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ بلوچستان میں وہ کونسا ٹھیک مقام ہے جہاں یہ زبان پاک اور صحیح طریقہ پر بولی جاتی ہے، میں وثوق سے کچھ نہیں کہہ سکتا، لیکن قدرتی طور پر صحیح اور پاک زبان کی توقع، جو کہ بیرونی اثرات کی زد میں نہ آئی ہو،

---

[1] مغربی سرحدوں کے پہاڑی قبائل کی بولیوں پر میرے تمام خیالات ان معلومات پر مبنی ہیں جو میں نے بلوچی پر لکھے گئے ان صحیفوں سے حاصل کی ہیں جنہیں جنگ رسول سرحدوں کے جناب سی۔ ای۔ گلیڈ اسٹون اور راجنپور کے کمشنر آر۔ آئی۔ بروس نے ترتیب دئے ہیں۔ ذاتی طور پر میں ان بولیوں سے ناواقف ہوں۔ (مصنف)



ملک کے وسطی حصہ میں کی جا سکتی ہے اور میرے خیال میں یہ زبان ضلع کیچ کے شمال اور جنوب میں واقع کوہستانی سلسلوں میں رہنے والے قدیم تر باشندوں کے پاس ہے۔

زیر نظر تصنیف کو میں نے زیادہ تر اس بولی کی بنیاد پر لکھنے کی کوشش کی ہے جو میری نگاہ میں زبان کی بناوٹ میں بہترین ہے۔ میں نے زبان کے ان اختلافات کا بھی ذکر کیا ہے جنکے پیدا ہونے کا احتمال ہے اور جنکو میں نے محسوس کیا۔ اور مجھے یقین ہے کہ مکران میں بولی جانے والی اس زبان کی خالص طور پر تحصیل کے سلسلے میں، میں نے بہر طور چھوٹے پیمانے کی ضرورت سے ہمیشہ گریز کیا ہے۔

ای موکلر

# پہلا باب

## حروفِ تہجی

(۱) بلوچی زبان کو بمشکل ایک تحریری زبان کہا جاتا ہے، کیونکہ عوامی خط وکتابت زیادہ تر فارسی میں ہوتی ہے، جو کام صحیح یا غلط، خوشنما یا بدنما، صرف محررین ہی اپنی صلاحیت کے مطابق سر انجام دیتے ہیں۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ بلوچی زبان کے بیشتر شعراء و ادباء اپنا یا دوسروں کا کلام عربی یا فارسی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے اپنے طور پر الفاظ کے ہجے کرتا ہے۔ بعض لوگ ایسے حروف سے طبع آزمائی کیا کرتے ہیں جو کہ عربی یا جدید فارسی میں مقبولیت سے رائج ہوں، خصوصاً ان الفاظ کے استعمال میں جو عربی یا فارسی سے بلوچی زبان میں مستعار لئے گئے ہوں۔ چنانچہ ایسی ترکیبیں ایجاد کی گئیں جنکو اگر ان حروف کے اوزان کے تحت زور دیکر پڑھا یا استعمال کیا جائے تو وہ بجائے خود مشکل سے بلوچی الفاظ معلوم ہونگے۔ مثال کے طور پر، "شاعر" (بمعنے شاعر)، "لعب" (بمعنے کھیل)، "تصقیر" (جو دراصل تقصیر بمعنے غلطی ہے)، "تعی" (بمعنے تمہارا) دوسرا گروہ ان الفاظ کو ٹھیک اسطرح لکھتے ہیں جسطرح بلوچی میں تلفظ کئے جاتے ہیں مثلاً "شائر"، "لیب"، "تسکیر" اور "تی"۔ یہاں میں ثانی الذکر طریقہ کو اگلے صفحات میں اختیار کروں گا۔ مکران کی بلوچی میں چونکہ مندرجہ ذیل عربی حروف کے لئے ایسی آوازیں قطعاً نہیں ہیں جو مشابہت میں ان کی طرح ہوں:۔

ح، ذ، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ق

اس لئے میں بھی انہیں اختیار نہیں کروں گا (گو کہ بعض حالات میں جبکہ کوئی لفظ



عربی یا جدید فارسی سے مستعار لیا گیا ثابت ہوتا ہو، اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ایسے حروف صوتی لحاظ سے نہیں بلکہ صرف آزمائشی طور پر مستعار لئے گئے ہوں تو ایسی صورت میں ان پر توضیحی بحث کی اجازت ہوگی)

۲. اس زبان میں تین ایسی اصواتِ حروفِ صحیح (CONSONANTAL SOUNDS) ہیں جن کی نمائندگی "ٹ" (ٹ)، "ڈ" (ڈ) اور "ڑ" (ڑ) کرتے ہیں۔ یہ تقریباً انہی حروف کی مانند ہیں جو ہندی میں آوازوں کے لئے مروّج ہیں۔

نوٹ:۔ مندرجہ بالا حروف پہلی نگاہ میں تو ہندی نژاد یا زیادہ تر براہوئی زبان کے معلوم ہوتے ہیں، جن کے یہاں مجھے یقین ہے کہ بالکل ایسی ہی تین آوازیں ہیں۔ مگر قابلِ تجسس بات یہ ہے کہ یہ حروف یا آوازیں اُس عہد کے ناموں میں بھی ملتی ہیں جبکہ ابھی تک اس قوم کا مکران میں ورود بھی نہیں ہوا تھا۔ شاید یہ آوازیں شام یا کردستان کی کچھ بولیوں میں ملیں۔

۳. فارسی زبان کے حروف یا اعراب سامی خط (SEMITIC CHARACTER) کی بمشکل یا یہ کہنا چاہیئے کہ نامکمل یا ناقص طریقہ سے نمائندگی کر رہے ہیں جنہیں کہ وہ اسوقت لکھے جاتے ہیں اور بلوچی میں عرب و فارسی خط (PERSI - ARABIC CHARACTER) کو رائج کرنے کیلئے زبان کی مختلف اعرابی اصوات (VOWEL NOUNDS) کے لئے زبان کو بعض اوقات علم ہجا (املا) کے اشارات (ORTHOGRAPHICAL SIGNS) کے ایک وسیع تر ہیولی کی ضرورت بجائے خود پڑتی ہے۔

بلوچی میں تین مختصر اعراب ـَ، ـِ، ـُ، ہیں جو فارسی و عربی حروفِ تہجی ـَ (فتحہ) ـِ (کسرا)، اور ـُ (ضمہ) کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور تین اعراب آ، ی، وُ، بشمول فارسی "و" اور "ے" ہیں جنہیں مجہول کہا جاتا ہے۔ ازاں سوائے "آ"، "اے" اور "او" کی ممدود آوازیں بھی ہیں۔ اور میرے خیال میں (فرانسیسی زبان کی طرح) ناک سے نکالی جانے والی

آوازوں کے اعراب (NASAL VOWELS) بھی ہیں. البتہ موجودہ تصنیف میں، انتقال صوتی (TRANSLITERATION) کی رو سے بلوچی الفاظ کے صحیح اعراب دینے کی کوشش نہیں کروں گا. بلکہ فتحہ، کسرا اور ضمہ کی نمائندگی کے لئے صرف ــَـ، ــِـ، اور ــُـ پر ہی اکتفا کروں گا. کہیں کہیں "و" اور "ے" کو بھی بطور مختصر اعراب کے استعمال کیا جائے گا. لیکن صرف اس صورت میں جب ان کے اور "و" اور "ی" کے درمیان کے فرق کو سمجھانا نہایت ہی ضروری ہو جائے.

(۴) طویل اعراب "وٗ" اور "یِ" کی معروف اور مجہول آوازوں کے درمیان کے فرق کو مندرجہ ذیل خاکہ میں واضح کیا گیا ہے.

(۵) مندرجہ ذیل خاکہ میں اس کتاب میں جا بجا استعمال ہونے والے الفاظ کے طریقۂ انتقالِ صوتی (SYSTEM OF TRANSLITERATION) کو ظاہر کیا گیا ہے :-

## نقشۂ حروف تہجی

| حروف | وزن | آواز |
|---|---|---|
| ا | اَ، اِ، اُ | ان کے ساتھ استعمال ہونیوالے اعراب کی آواز و زبر ان کا انحصار ہے. |
| ب | ب | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| پ | پ | ایضاً |
| ت | ت | فارسی کی طرح (زبان کو دانتوں کے درمیان کرکے) |
| ٹ | ٹ | جیسے ہندی میں ہے، لیکن زبان کو تالو پر زور دیکر |
| ث | ثھ اور ث | زیادہ تر "س" میں کئی استعمال ہوتا ہے کبھی کبھی فارسی |



| | | |
|---|---|---|
| | | اور کبھی کبھی عربی کی طرح استعمال ہوتا ہے. |
| ج | ج | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| چ | چ | ایضاً |
| خ | خ | میرے خیال میں صرف چند مقامی بولیوں میں استعمال ہوتا ہے. |
| د | د | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| ڈ | ڈ | زیادہ تر جیسے ہندی میں |
| ر | ر | فرانسیسی زبان کی طرح جیسے لفظ "رول" میں استعمال ہوتا ہے |
| ڑ | ڑ | زیادہ تر جیسے ہندی میں استعمال ہوتا ہے. |
| ز | ز | جیسے انگریزی (اردو) |
| ژ | ژ | جیسے اردو میں انگریزی کے "Z" کی طرح جو "AZURE" میں استعمال ہوا ہے. |
| س | س | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| ش | ش | ایضاً |
| ف | ف | ایضاً۔ اور زیادہ تر "پ" کی ہیئت میں استعمال ہوتا ہے. |
| ک | ک | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| گ | گ | اس حرف کی آواز بعض اوقات نہایت ہی عجیب ہو جاتی ہے جب کسی لفظ کے اخیر میں آتا ہے تو یہ "گ" اور "ہ" کے درمیان کی آواز ہو جاتا ہے لیکن بہر حال عربی کے حلقی "غ" کی طرح ہرگز نہیں ہے. یہ قدیم فارسی کے "گھ" کی مانند ہے مگر کسی لفظ کے پہلے حرف کی حالت میں یہ ہمیشہ "گ" کی حیثیت میں استعمال ہوتا ہے. |

| | | |
|---|---|---|
| ل | ل | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| م | م | ایضاً |
| ن | ن | زیادہ تر غنہ کی حیثیت میں لیکن جب کسی طویل حرف علت (اعراب) کے بعد آتا ہے تو "ن" کی ہیئت اختیار کرتا ہے۔ |
| *ہ | ہ | جیسے انگریزی (اردو) میں |
| ھ | ھ | ایضاً |
| *ی | ی | ایضاً |

(۶) * — ایک مختصر اعراب سے متحرک "و" اور "ی" مندرجہ بالا خاکہ میں حروفِ صحیح (CONSONENTS) کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہوتے ہیں جب ان کے آگے کوئی مختصر اعراب استعمال ہوتا ہے تو وہ ایک طویل اعراب کا آمیختہ (جز) یا حرفِ مقرون (DIPTHONG) کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

(۷) (علاوہ چند کے) کسی لفظ کے اخیر میں "ہ" کے آگے اگر ـَ یا اَ (فتحہ) استعمال ہوتا ہے تو (فارسی کی طرح) وہ بے آواز ہو جاتا ہے یا تو پھر "گ" میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے کہ "دیتہ" یا "دیتگ" بمعنے دیکھا، "شُتہ" یا "شُتگ" بمعنے گیا (یا جا چکا) ثانی الذکر صورت میں اسے انتقالِ صوتی کے عمل میں دکھایا نہیں جائے گا۔

## (۸) چھوٹے حروف علّت یا اعراب (SHORT VOWELS)

| | | |
|---|---|---|
| ـَ | اَ | جیسے "اَب" یا "تَب" میں |
| ـِ | اِ | جیسے "اِس" یا "کِس" میں |
| ـُ | اُ | جیسے "تُم" یا "گُم" میں |



(۹) ئ ہمزہ کی نمائندگی (COMMA) کرے گا۔

## (۱۰) طویل اعراب (LONG VOWELS)۔

| | | |
|---|---|---|
| آ/ا | آ | جیسے "آپ" یا "آس" میں |
| ـُو | اُو | جیسے "پھول" یا "دُور" میں |
| و | او | جیسے "تول" یا "مور" میں |
| ی | ای | جیسے "جبین" یا "تیر" میں |
| ے | اے | جیسے "ریل" یا "جیل" میں |

## (۱۱) حروفِ مقرون (DIPTHONGS)۔

| | | |
|---|---|---|
| وَ | اَو | جیسے "طَور" یا "اَور" میں |
| یَ | ئَی | جیسے "میّت" یا "جیّد" میں |

(۱۲) طویل اعراب اور حروفِ مقرون ہمیشہ "آ" کو "وَ" میں۔ "وَ" کو "ی" میں۔ "وَ" کو "یِ" میں (اور علیٰ ہذا القیاس) تبدیل کرتے ہیں۔

(۱۳) حروفِ صحیح (CONSONENTS) میں کبھی کبھی مندرجہ ذیل حروف باہم تبدیل ہو جاتے ہیں۔

الف :- پ، ب، ف، اور و

---

نوٹ :- پیرا نمبر ۸، ۹، ۱۰ اور ۱۱ میں کتاب کے اصل متن میں برائے تمثیل انگریزی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جبکہ یہاں آسانی کی خاطر انہی الفاظ کے ہم کا بنہ اردو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ (مترجم)

ب:- ت، ث، س، اور د

ج:- چ، ش، اور ژ

د:- ن اور ر

ڈ:- ہ اور گ

(۱۴) یہ تبدیلیاں صوتی خصوصیات کا باعث بنتی ہیں اور تفریحِ طبع کیلئے استعمال میں نہ لائی جائیں۔ مثلاً "ببیتہ"، "بوتہ" اور "بیسہ" (بمعنے ہونا یا ہوا)۔ ان سب میں حرفِ آخر "ہ"، "گ" میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

(۱۵) حرفِ آخِر، خصوصاً کسی فعل کے اختتام میں استعمال ہونے والا "ت" ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ تخفیف دوسرے حروف کے نسبت زیادہ اثر رکھتا ہے۔ مثلاً

| | |
|---|---|
| آمردءِ سرمزنءَنت | اس آدمی کا سر بڑا ہے |
| اے منیگِنت | یہ میرا ہے |
| اگر ببیت | اگر ہو |
| من چِست کُت نکُت | میں اُٹھا نہ سکا |
| آ شتگنت | وہ جا چکے ہیں |
| آترا دات (دنت) | وہ تمہیں دیگا |
| آ چیا چل مردم کُشتگنت | اس نے چالیس آدمی مار ڈالے ہیں۔ |
| بلکہ آروت | شاید وہ جاوے |
| ہُن نبیت | کسی صورت میں بھی نہیں |
| آ کونکُوکنت گردیت | وہ گھٹنوں کے بل چلتا ہے |
| بادشاہ کہ مُرت | جب بادشاہ کا انتقال ہوا |



| | |
|---|---|
| تومنی اُشترِ ندیت | کیا تم نے میرا اونٹ نہیں دیکھا |

جب حرفِ آخِر "ت" انقضائے مضارع کے واحد غائب (کے حرفِ آخر) کے طور پر استعمال ہو تو اسے شاذونادر ہی ادا کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۹ے)، جیسے کہ انگریزی زبان کے لفظ "INT" کی جگہ "IN" استعمال ہوتا ہے لیکن میں اس خیال کا حامی ہوں کہ تحریر میں "ت" کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے، بلکہ یہ پڑھنے والے پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اپنی طبیعت یا دیگر وجوہ کی بنا پر اسے حذف کرے یا نہ کرے۔ بالکل اسی طرح مقامی بولیوں میں کہیں کہیں الفاظ کے اخیر میں استعمال ہونے والے حروف د، س، ث، گ، اور ک کا استعمال نہ ہونا بھی گوارا کیا جائے۔

(۱۶) جو الفاظ مختصر اعراب کے آگے استعمال ہونے والے "ہ" پر ختم ہوتے ہیں۔ ان کا تلفظ اسطرح کیا جائے۔ گویا وہ "آ" یا "وَ" پر ختم ہو رہے ہیں۔ اور اسماءُ (NOUNS) کے معاملات میں تو اس طرح تخفیف ہو گویا ان کی ہیئت ہی ایسی ہے۔ مثال کے طور پر:-

| | | |
|---|---|---|
| شورہ یا شورا<br>یا شورَو | بمعنے | بارود |
| پائدہ یا پائدا<br>یا پائدو | بمعنے | فائدہ |
| بیتہ یا بیتا<br>یا بیتَو | بمعنے | تھا یا ہوا |

نوٹ:- تحریر میں شدید قسم کے ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) کے اخیر میں استعمال ہونے والے "گ" یا "ہ" کو میرے خیال میں کبھی

بھی: الگ نہیں کرنا چاہیئے، (کیونکہ) ایسا کرنے سے غیر ضروری مشکلات اور الجھنیں پیدا ہوتی ہیں، لیکن وہ اسم جو "ہ" پر ختم ہوتے ہوں، اگر کوئی چاہے تو بلا تامل انہیں اسطرح لکھ سکتا ہے گویا وہ "آ" یا "ؤ" پر ختم ہو رہے ہوں.

(۱۷) میرے خیال میں (خارجی یا نو آمدہ الفاظ کے علاوہ) ایسے تمام اسماء کے پیچھے "ک" یا "گ" لگانا چاہیئے جو طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں. مثلاً:۔

ماھی یا ماھیگ بمعنے مچھلی

---



# دوسرا باب

## حرف تنکیر (ARTICLE)

(۱۸) انگریزی لفظ "THE" کی طرح بلوچی زبان میں کوئی متعین حرف تنکیر (DEFINITE ARTICLE) نہیں ہے، لیکن جب اس کا مفہوم ادا کرنا مقصود ہوتا ہے تو اسم کی مفرد (SIMPLE) حالت ہی اس سلسلے میں کافی ہے.

(۱۹) ضمائر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS) "آ" (یا "ھما") بمعنے "وہ" اور "اِے" (یا "ھِے") بمعنے "یہ" جب اسم کے آگے استعمال ہوں تو انکا ترجمہ اکثر "THE" کیا جانا چاہیئے. جیسے:۔

آ مردِ کہ من دیتہ بمعنے وہ آدمی جسے میں نے دیکھا ہے.

(۲۰) اسم کے آگے "ے" (مجہول) استعمال کرنے سے غیر متعین حرف تنکیر (INDEFINITE ARTICLE) کا اظہار کیا جا سکتا ہے. جب اسم کی تعریف کی جاتی ہو تو اقتضائے اسم پر "یے" لگایا جاتا ہے جو بعد میں "یِ" (معروف) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے کبھی کبھی فعل یا دیگر قسم کا ملحقہ (AFFIX) اس کے پیچھے لگایا جاتا ہے. مثلاً

من مَردے دیتہ بمعنے میں نے ایک آدمی دیکھا ہے

مَردِ یا منا راجتہ " ایک آدمی نے مجھے مارا ہے؟

نوٹ:۔ (الف)۔ یہ "ے" ہمیشہ ایسے اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہے جو صفتِ عددی (NUMERICLE ADJECTIVE) "یک" (ایک) سے وحدت میں محدود کیا گیا ہو. اور میں جب اس کا حوالہ دوں گا تو میں اسے وحدت کے "ے" کے طور پر استعمال کروں گا. جیسے کہ:۔

من یک مردے دیتہ ئبی　　بمعنے　　میں نے صرف ایک آدمی دیکھا ہے۔

نوٹ:۔ (ب) وحدت کے "ے" کا یہ استعمال بعض اوقات خاص ترکیبات کے بننے میں مدد دیتا ہے (اس کا ذکر چوتھے باب ـــــ کے پیرا ۵۲، صفت میں اور تیسرے باب کے پیرا ۴۳ اور ۴۴، اسم میں کیا گیا ہے)

(۲۱) اسم کی ایسی حالتِ اضافی (GENITIVE CASE) میں جہاں کہ وحدت کا "ے" جوڑا گیا ہو۔ وہاں "ے" (فتحہ) کو واضح نہیں کیا جاتا ہے۔ بلکہ ایسی صورتوں میں "ے" کو "ی" میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ:۔

اِے جنینیِ لوگ ایت　　بمعنے　　یہ ایک زنانہ مکان ہے　یا

یہ ایک زنان خانہ ہے

---



# تیسرا باب

## اسم (NOUN)

(۲۲)۔ یونانی اور لاطینی اسماء (NOUNS) کی بعض صورتوں کی طرح بلوچی اسم میں لفظائی طور پر تبدیلی نہیں ہوتی لیکن جملے میں استعمال ہوتے ہوئے اُن کا باہمی رشتہ اور لفظ سے رشتہ یا تو حیثیت یا کیفیت اور یا تو پھر اجزائے لفظی (SYLLABLES) یا ان پر لگائے ہوئے نشانات سے وضع کئے جاتے ہیں۔ اس امر کو ذہن نشین کرتے ہوئے، اسم کو انہی اجزائے لفظی سے عام تصریف (DECLENSION) کی شکل میں ظاہر کیا جائے جیسے کہ ذیل میں دئے ہوئے گردان یا تصریف میں ظاہر کیا گیا ہے۔

### واحد

| | | | |
|---|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | (NOMINATIVE) | لوگ | مکان |
| مضافِ الیہ | (GENITIVE) | لوگٗ | مکان کے |
| مفعولِ ثانی | (DATIVE) | لوگا یا لوگارا | مکان کو یا سامنے مکان |
| مفعول (حالت) | (ACCUSATIVE) | لوگ، لوگا یا لوگارا | مکان |
| فاعل | (AGENT) | لوگا | مکان کے ساتھ |
| حالتِ ندائیہ | (VOCATIVE) | اولوگ | اے مکان |

### جمع

| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | ندارد | ندارد |

| | | |
|---|---|---|
| مضافِ الیہ | لوگانی | مکانوں کے |
| مفعولِ ثانی | لوگاں۔ لوگانا | مکانوں کو یا مکانوں کی جانب |
| مفعول (حالت) | لوگاں | مکانات |
| فاعل | لوگاں | مکانات کے ساتھ |
| حالت ندائیہ | اولوگاں | اے مکانات |

نوٹ :- تمام اسموں کی اسی طرح تصریف کی جاتی ہے، علاوہ ان اسموں کے جو "آ" (الف) پر ختم ہوتے ہوں، اور جو لفظ کے درمیان اور آخر میں اور صیغہ جمع کے "اَن" "یں" "یہ" (ی) مندرج کرنے کا باعث بنتے ہیں اور مضاف الیہ واحد کیلئے "ئی" لاتے ہوں۔

(۲۳) حالتِ فاعلی (NOMINATIVE) :- فاعلِ واحد (NOMINATIVE SINGULAR) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) کے تمام زمانوں (TENSES) کے آگے استعمال ہوتا ہے، لیکن مضارع (AORIST TENSE) کی صورت میں افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS) کے آگے استعمال ہوتا ہے (ملاحظہ ہو فاعل پیرا ۳۱)

(۲۴) (بلوچی زبان میں) فاعلِ جمع (NOMINATIVE PLURAL) کوئی بھی نہیں ہے، اس ضرورت کو فاعلِ واحد (NOMINATIVE SINGULAR) کے ساتھ ایک فعلِ جمع (PLURAL VERB) کو جوڑ کر پورا کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ :-

| | |
|---|---|
| آمنا نگن دَ دینت | وہ مجھے روٹی دینگے |
| آمنا ر اجنت | وہ مجھے ماریگے |
| آمرد اش (اچ) کجا اتکگنت | وہ مرد (لوگ) کہاں سے آئے ہیں۔ |

(۲۵) مضافِ الیہ (GENITIVE) :- جب دو اسم باہم ملتے ہیں، اور ان میں سے ایک دوسرے کو معنوی اعتبار سے محدود کر دیتا ہے تو وہ محدود شدہ اسم (یا ضمیر)



مضاف الیہ میں پہلے لگایا جاتا ہے۔ (فارسی قواعد کے برعکس) اور اس طرح بعد میں آنے والے اسم کو حسبِ ضرورت تصریف میں لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ :-

| | |
|---|---|
| ھما مرد سر مزنت [1] | اس آدمی کا سر بڑا ہے |
| مَردَ سَر مید من بُرِتہ [2] | اس آدمی کے سر کے بال میں نے کاٹے ہیں۔ |

(۲۶) مفعولِ ثانی (DATIVE) :- مفعولِ ثانی کا اظہار اسم مخصوص کے ساتھ "آ" یا "ارا" لگانے سے ہوتا ہے ایسے جملوں میں جہاں کوئی فاعل (AGENT CASE) "آ" پر ختم ہوتا ہو (جیسے زمانہ ماضی میں فعل "دیا" کے بعد)، تو الجھن سے بچنے کے لئے مفعولِ ثانی کا اظہار "ارا" لگا کر کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

آمردا (یا مردءَ ارا) اسپے بدئی = اس آدمی کو ایک گھوڑا دیدو۔

من وتی اسپا آمردا (مردءَ ارا) دیاں = میں اپنا گھوڑا اس آدمی کو دیدوں گا۔

آیا را من اسپے داتہ = اسے میں نے ایک گھوڑا دیا۔

نوٹ :- اگلے صفحات میں آسانی کی خاطر، مفعولِ ثانی کی اس صورت کو جسکے پیچھے "ا" لگایا جاتا ہے، مفعولِ ثانی کی صورتِ اول (FIRST FORM OF THE DATIVE) کہا جائے گا۔

(۲۷) جب حرفِ ربط (PREPOSITION) کے چھوڑ دینے سے کوئی الجھن پیدا نہ ہوتی ہو بغیر حرفِ ربط کے مفعولِ ثانی کی صورتِ اول کا استعمال حرکتِ ارادی "جانب یعنی TO یا" پر یعنی "AT" کا اظہار کرتے وقت کیا جاتا ہے۔ مثلاً :-

---

[1] اس جملہ میں "ھما مرد" کو "ھما مردءِ" پڑھا جائے۔

[2] اسی طرح اس جملہ میں "مَردَ سَر مید" کی جگہ "مردءِ سَرءِ مید" پڑھا جائے۔ اور "بُرِتہ" کی جگہ "چِتہ" استعمال ہوتا ہے۔ مترجم

من مُلکا شتگان (یا شتان) — میں شہر کی جانب (یا شہر سے چلا) گیا

من مُلکا اتکگان (یا اتکگان) — میں شہر کی جانب (یا شہر سے چلا) آیا

مُلکا نت — شہر میں ہے۔

(٢٨) اگر کسی جملے کے مطلب میں شبہ ہو تو حروفِ ربط "اَش" یا "اَچ" (یا اس کا مخفف "چہ") بمعنے "سے" اور "پہ" بمعنے "جانب" استعمال کرنا چاہیئے۔ (یہ مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو پیرا ٣٣) جیسا کہ:-

من اَش مُلکا شُتان (یا شُتگان م) — میں شہر سے چلا گیا۔

من پہ مُلکا شتگان (یا شتان) — میں شہر کو گیا۔

(٢٩) مفعولِ ثانی کی صورتِ اوّل کو "کب"۔ "کب تک"۔ "کہاں تک" یا "کسطرح" "قبضہ"۔ "علت"۔ "کیفیت" اور "تعداد" وغیرہم کے اظہار کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے مثلاً:-

آ شُھبا اتکہ — وہ صبح کو آیا

دروا ھین روچا ھمہ ودا نشتہ — وہ پورا دن وہیں رہا۔

(ھتی سنولاد) شُتگت — وہ کچھ منٹ لیسط ے کر چکا تھا۔



کپانا پادانا شتہ ؎ — وہ گرتا سمبھلتا گیا۔

(٣٠) مفعولِ ثانی کی صورت اول میں ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) اکثر اسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(٣١) **مفعول** (ACCUSATIVE):- یہ کبھی کبھی وہی ہے جو فاعل (NOMINATIVE) ہے، اور کبھی کبھی اس کا اظہار اسم محض کے ساتھ "ا" یا "را" لگا کر کیا جاتا ہے۔

مندرجہ ذیل ضابطوں سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ کونسی صورت کیونکر جملہ میں استعمال کی جانی چاہیئے۔

(٣٢) تمام اسماء کو مختصراً دو اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے۔

قسم اول:- یہ جگہ اور موسم وغیرہم جیسے خصوصی ناموں پر مشتمل ہے، جو صرف معین و مخصوص طور پر استعمال میں لائے جائیں۔ جیسے۔ ابراہیم، گوادر، موسم گرما۔

قسم دوئم:- یہ ان تمام اسماء پر مشتمل ہے جو پہلی قسم کے اسماء سے متعلق نہ ہوں اور جو کبھی معین طور پر جیسے "وہ آدمی" (یعنے خاص آدمی)، کبھی غیر معین طور پر جیسے "ایک آدمی" (یعنی کوئی بھی ایک آدمی) اور کبھی عمومی طور پر جیسے "آدمی" (یعنے عام آدمی) استعمال ہو۔

(٣٣) اسم معین طور پر اسوقت استعمال ہوتا ہے جب وہ مضارع میں "آ"، یا "را" کے ہمراہ، کسی متعدی فعل (TRANSITIVE VERB) کے مفعول (OBJECT) کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کہ:-

آ گوادرا (یا گوادرار) جنت — وہ گوادر پر حملہ کرے گا

---

؎ پادآھانہ — صحیح لفظ ہے

من آمردا (یا مردارا) جنان — میں اس آدمی کو ماروں گا

اے مرد آمردا (یا مردارا) جنت — یہ آدمی اس آدمی کو مارے گا

نوٹ:۔ حالت کی تصریح متعین نہیں ہے۔ جیسا کہ:۔

من آسکی گوشت وران — میں ہرن کا گوشت کھاؤں گا۔

(البتہ) ملکیت یا رشتے کا اظہار متعین ہے۔ جیسا کہ:۔

من تئی گوشتا وران — میں تمہارا گوشت کھاؤں گا۔

(۳۴) متعین طور پر استعمال کی صورت میں، متعدی فعلوں کے زمان ماضی میں اسم مفعول (OBJECT NOUN) یا اسم فاعل (SUBJECT NOUN) کو یا تو فاعل کی شکل میں استعمال کیا جائے یا اس کے پیچھے "ا" یا "ارا" لگایا جائے۔ ضمائر شخصی (PERSONAL PRONOUNS) کے ساتھ ہمیشہ "ارا" لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ

آیا گوادرا (یا گوادرارا) جتہ — اس نے گوادر پر حملہ کیا ہے۔

من آمرد (یا مردارا) جتہ — میں نے اس آدمی کو مارا ہے

اے مردا آمردا (یا مردارا) جتہ — اس آدمی نے اس آدمی کو مار ڈالا

بادشاھا آمرد کشتگ — بادشاہ نے اس آدمی کو مار ڈالا

نوٹ:۔ جب فاعل یا مفعول کے جمع کے اظہار کی ضرورت در پیش ہو (ہمارا اشارہ زمان ماضی میں فعل متعدی کی جانب ہے) تو اسم کو قطعاً جمع نہیں بلکہ فاعل واحد (NOMINATIVE SINGULAR) میں، اور فعل کو جمع میں لانا چاہیئے۔ (اس ضابطہ کا اطلاق ضمائر شخصی کے غائب پر بھی ہوتا ہے) جیسا کہ

آیا من لوگ، پروشتگنت — اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں۔



ھما مُرگ کہ من سُھبی — تراد اتگگنت کو ئنت — وہ پرندے کہاں ہیں جو میں نے آج صبح تجھے دیئے تھے؟

بادشاھا ھما مَرد کشتگنت — بادشاہ نے ان آدمیوں کو مار ڈالا

من آکشتگنت — میں نے ان کو مار ڈالا

(۳۵) اسم غیر معین طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب وہ کسی متعدی فعل کا مفعول ہو اور اس کے ساتھ کبھی بھی "ا" یا "ارا" نہیں لگایا جاتا ہو۔ جیسا کہ:۔

آمردے کُشیت — وہ ایک آدمی مارے گا۔

آیا مردے کُشتہ — اس نے ایک آدمی مار ڈالا ہے

لھتے مرد بکُش — چند آدمی مار ڈالو

## (۳۶) اسم کا عمومی استعمال

اسم جب مضارع میں متعدی فعل کا مفعول ہو تو اس کو ترجیحی طور پر فاعل کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے، لیکن اسکے ساتھ "آ" یا "ارا" بھی لگانا چاہیئے جیسا کہ:۔

مرد مرد ء جنت — جنین ء نجنت — مرد مرد کو مارے گا عورت کو نہیں۔

گوک کاہ ء وارت — گوشت ء نوارت — گائے گھاس کھاتی ہے، گوشت نہیں۔

جب زمان ماضی میں یہ (اسم) کسی متعدی فعل کا مفعول یا فاعل ہو تو فاعلی صورت مندرجہ ذیل ہونی چاہیئے:۔

من مرد کُشتہ جنین ھچبر نکُشتہ — میں نے مرد مارے ہیں، عورت ہرگز نہیں مارے۔

(۳۷) تحکمانہ انداز میں کسی فعل کے مفعول کا اقتضاء "آ" پر ہوتا ہے۔ اگر تعدد کی لحاظ سے اسکے ساتھ ایک دو، تین وغیرہم نہیں لگائے گئے ہیں تو پھر "ہاز"، (بمعنے بہت) "لمحتے یا چیزے" (بمعنے چند) اور "کمکے" (بمعنے کچھ یا تھوڑے) وغیرہم جیسے الفاظ لگائے جائیں۔ جیسے :۔

| | |
|---|---|
| یک مردے بکش | ایک آدمی مار ڈالو |
| دو مرد بکش | دو آدمی مار ڈالو |
| مناورگی آپ بدئی | مجھے پینے کا پانی دو |
| مناکمکے ورگی آپ بدئی | مجھے تھوڑا سا پینے کا پانی دو |
| منا آسکی گوشتا بدئی | مجھے ہرن کا گوشت دو |

## (۳۸) حالتِ فاعلی (AGENT CASE)

حالتِ فاعلی، فعل اور متعدی افعال کے صرف ان صورتوں میں استعمال ہوتا ہے جنہیں "ذہنی حرکت"، "جسمانی تکلیف" اور "جذبہ" کا اظہار ہوتا ہو جس طرح ماضی معطوفہ (PAST PARTICIPLE) مجہول میں تشکیل پاتے ہیں جیسے ابھی پیرا ۳۴ میں کیا گیا ہے کہ ایسے فعلوں کے اسمِ مفعول (یا فاعل) جس میں کسی جاندار یا بے جان شے کی کثرت (PLURALITY) کا اظہار مقصود ہو، تو ایسی صورت میں اسم کی معمولی وحدانی صورت کا اطلاق کرنا چاہیئے، اور فعل کو جمع کی حیثیت دی جائے جیسے کہ :۔

| | |
|---|---|
| مرد اا بسا (یا ابسارا) کشتہ | آدمی نے گھوڑے کو مار ڈالا ہے۔ |
| آیا منارا (یا منا) جتہ | اس نے مجھے پیٹا ہے۔ |
| من آیارا (یا آیا) جتہ | میں نے اسے پیٹا ہے۔ |



| | |
|---|---|
| اے مرد اا مرد (یا مردارا) جتہ | اس آدمی نے اس آدمی کو پیٹا ہے۔ |
| جنینا کندتہ آیا گریتا | عورت ہنسی ہے اور وہ روئی ہے۔ |
| آیا گریتا | وہ رویا ہے |
| آگریت | وہ روئے گا |
| بچکا کُلّتہ | لڑکا کھانستا ہے۔ |
| آیامنی لوگ پروشتگنت | اس نے میرے مکانات مسمار کئے ہیں۔ |
| اے مرد اہمامرد کُشتگنت | اس آدمی نے ان آدمیوں کو مار ڈالا ہے۔ |

## (۳۹) اسم کی صورتیں یا ہئیتیں (FORMS OF NOUNS) :-

بلوچی میں عام طور پر اسم اس طرح ترتیب پاتے ہیں جیسے فارسی میں۔ مندرجہ ذیل چند نہایت ہی کارآمد ترکیبیں ہیں :۔

## (۴۰) اسمِ مجمل (ABSTRACT NOUN)

اسمِ مجمل، صفت کے ساتھ "ہی" لگانے سے بنائے جاتے ہیں:۔

مثلاً :۔ "شر" بمعنے اچھا سے "شری" بمعنے اچھائی۔ "ہراب" بمعنے بُرا سے "ہرابی" بمعنے "بُرائی"، "جھل" بمعنے گہرا سے "جھلی" بمعنے گہرائی اور اسیطرح "برز" بمعنے بلندی سے "برزی" بمعنے بلندی وغیرہ،

| | |
|---|---|
| آجاتء چنت دستا جھلینت | وہ کنواں کتنے ہاتھ گہرا ہے |
| آجاتء جھلی چنت دستنت | اس کنوئیں کی گہرائی (ہاتھ کے حساب سے) کتنی ہے؟ |

---

۱ آجات ۔ صحیح جملہ ہوگا ۲ ہاتھ نصف گز کے برابر ہے

(۴۱) اسم کو وحدت کی شکل میں اظہار کرنے کیلئے اس کے ساتھ "ے" مجہول لگایا جاتا ہے۔ لیکن اس صفت کی حیثیت میں جو کہ "ین" پر ختم ہو۔ بس "شرین" یعنے اچھا سے "شرینے" یعنے ایک اچھی شے؛ اور "ھرابین" یعنے برا سے "ھرابینے" ایک بری شے وغیرہ وغیرہ۔

| | |
|---|---|
| اے مرد شرینے | یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے |
| اے کوہ بُرز ینے | یہ پہاڑ ایک اونچا (پہاڑ) ہے۔ |

(۴۲) مذکورہ بالا صورت میں خاص طور پر وحدت کے "ے" کیلئے مخصوص ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا ۲۰) جس میں ایک ایسی صفت اسم میں متبدل ہو جاتی ہے جو صفت کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا، اور اس صورت میں دیکھا جاسکتا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ پر جب صفت کے ساتھ وحدت کا "ے" لگایا جاتا ہو یا معنوی طور پر اسم کے ساتھ لگایا جاتا ہو وہاں سے متعلقہ فعل یعنے خالص فعل "ہونا" زمان حال میں واحد غائب ہو، تو فعل کے ملحقہ (AFFIX) کو نظر انداز کرنا پڑتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اے مرد شرینے | یہ آدمی ایک اچھا (آدمی) ہے۔ |
| اے شرین مردے<br>(یا مردے شرین) | یہ ایک اچھا آدمی ہے۔ |

(۴۳) (لیکن) اگر ذکر زمان ماضی کا ہو تو فعل کے ملحقہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ جیسا کہ:

| | |
|---|---|
| آھانی تو کایک مردے شرت | انہیں سے ایک آدمی اچھا تھا |

(۴۴) دوسرے کا آمد اسم (یا صفت)، جو ملکیت، یا رشتہ، کا اظہار کرتے ہوں، اسم یا ضمیر کے مضاف الیہ کی صورتوں میں (صیغہ واحد اور جمع) "ءگ" لگانے سے بنتے ہیں۔

(الف) جب مضاف الیہ (GENITIVE) پر "ـَ" (فتحہ) لگایا گیا ہو تو "ءگ" کا "ء" (ہمزہ)، "ـَ" (فتحہ) کا حرف مقرون (DIPHTHONG) کے



مرکب سے مل جانے سے "ےَ" میں متبدل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:

| | |
|---|---|
| مردَ = | آدمی کو |
| مردیگ = | آدمی کا |

(ب) جب مضاف الیہ "ی" پر ختم ہوتا ہو، تو "ءگ" کا "ء" (ہمزہ) "ے" (مجہول) میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسا کہ:

| | |
|---|---|
| مردیِ | ایک آدمی کا |
| مردییگ | ایک آدمی کا |
| آھیِ | اس کا |
| آھییگ | اس کا |

(ت) جب کسی حرف صحیح (CONSONANT) کے مضاف الیہ (GENITIVE) پر "ـِ" (کسرا) لگایا گیا ہو، تب "ءگ" کا "ء" (ہمزہ)، "ـِ" (کسرا) کے طریں اعراب کے مرکب میں شامل ہو جانے سے "ے" میں تبدیل ہو جائے گا۔ جیسے کہ:

| | |
|---|---|
| تَیِ / تَییگ | تمہارا |
| شُمیِ | آپ کا |
| شُمییگ | آپ کا |

(ث) مندرجہ ذیل مثالیں کارآمد ہو سکتی ہیں:

| | |
|---|---|
| لہ منیگنت | یہ میرا ہے |
| اَنت گنت | وہ تمہارا ہے |
| لہ آھییگنت یا آھیگنت | یہ اس کا ہے |

| | |
|---|---|
| اے شمیگنت | یہ آپکا ہے |
| آئیگنت | وہ کس کا ہے ؟ |
| آ اش کیِ گا ئنت | وہ کس کی (ملکیت) میں سے ہے ؟ |
| کیگ ترا دستہ | تمہیں کس کا ملا ؟ |
| آیئیگ منا دستہ | اس کا مجھے ملا |
| من وتیگ آیارا دادہ | میں نے اپنا اُسے دیا |
| اے مرد یگیت | یہ ایک آدمی کا ہے |
| اے لوگ بادشاھیگنت | یہ مکان بادشاہ کا ہے |
| اے لوگ بادشاھیئگنت | یہ ایک بادشاہ کا مکان ہے. |

نوٹ :۔ اخیر میں لگے ہوئے "ت" (اضافت) کے استعمال نہ کرنے کیلئے پیرا ۱۵ ملاحظہ فرمائیے. کچھ لوگ اس کا اعلان کرتے ہیں، لیکن جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے، اس کو زیادہ تر حذف کیا جاتا ہے.

(۴۵) دوسرا کارآمد اسم (یا صفت) فعل کے اخیر میں "ی" لگانے سے بنائے جاتے ہیں اور اُن سے "استعداد"، "قابلیت" اور "فوری سود مند حرکت" کا اظہار ہوتا ہے.

| | |
|---|---|
| اے ورگیِ آپے | یہ پینے کا پانی ہے (پینے پینے کے قابل ہے) |
| اے آپ ورگیگنت | یہ پانی پینے کا ہے. |
| من مرگیان (یا مرگیگان) | میں قریب المرگ ہوں (یا مر رہا ہوں) |

نوٹ :۔ "گ" (اضافت) کیلئے پیرا ۱۷ ملاحظہ فرمائیے.

(۴۶) تذکیر و تانیث (GENDER) :۔



حیوانات کے نام، مؤنث یا مذکر ہیں صفت "نرین" یعنی نر یا "مادگین" بمعنے مادہ لگا کے، پکارے جاتے ہیں. جیسا کہ :۔

| | |
|---|---|
| آ مادگین گوکے (یا گوکینت) نرینینیت | وہ گائے ہے سانڈ نہیں |
| آ نرینے مادگینے نینت | وہ نر ہے مادہ نہیں. |

(۴۷) چند حیوانوں کے نر اور مادہ کیلئے الگ الگ نام ہیں. مثلاً :۔

| | |
|---|---|
| کروس | مرغا |
| نِکینک | مرغی |
| پاچِن | بکرا |
| بُز | بکری |
| گِرانڈ | مینڈھا |
| گُڈ | میش (پہاڑی) مینڈھا، مارخور |

(۴۸) چند حیوانوں کے لئے عمومی نام ہیں. مثلاً :۔

| | |
|---|---|
| پس | بکرا (کوئی بھی) |
| میش[1] | بھیڑ (کوئی بھی) |
| اُشتر | اونٹ (کوئی بھی) |

---

[1] میش صرف بھیڑ کیلئے استعمال ہوتا ہے. بھیڑ اور بھیڑی کیلئے مشترکہ لفظ امیت پس ہے

# چوتھا باب

## صفت ADJECTIVE

(۴۹) بلوچی میں صفت ناقابلِ تصریف ہیں اور مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کئے جا سکتے ہیں

حصہ اوّل:۔ وہ جن کی ابتدائی ہیئت صفت ہے جس کے پیچھے "ی" لگانے سے اسم مجمل (ABSTRACT NOUN) تشکیل پاتا ہو (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۴۰)۔

جیسے "شر" بمعنے اچھا سے "شرّی" بمعنے اچھائی اور "روش" بمعنے میٹھا سے "روشی" بمعنے میٹھائی۔

حصہ دوُم: وہ جو اسموں سے بنائے جاتے ہیں۔

(۵۰) صفت کی دو ہیئتیں یا اشکال متعین کی جائیں (بجز انکے جنکا ذکر پیرا نمبر ۶۰ میں آیا ہے)

پہلی یعنے ابتدائی شکل:۔ مذکورہ حصہ دوُم کی صفت جو بجائے خود اسم ہیں جیسے "دار" بمعنے لکڑی یا لکڑی کی کوئی شے۔

دوسری شکل:۔ مذکورہ پہلی شکل میں "ین" کے اضافے سے تشکیل ہوتی ہے جیسے "شر" سے "شرین" اور "دار" سے "دارین"۔

(۵۱) زیرِ تشکیل صفت ہمیشہ مذکورہ دوسری شکل میں استعمال کی جاتی ہے جو ہمیشہ اسم موصوف سے پہلے آتی ہے جیسے:۔

| | |
|---|---|
| آ شرین مرد | وہ اچھا آدمی |
| اے دارین میج | یہ لکڑی والی میز |

(۵۲) کبھی کبھی مستعمل ہے: "نت" وہ اسم کے بعد صفت ابتدائی صورت میں آسکتی ہیں۔ جیسے:۔

اے میج دارین یا اے دارین میج = یہ میز ہے لکڑی والی یا یہ ایک لکڑی والی میز ہے۔



| | |
|---|---|
| آمردے شرین<br>یا آشرین مردے | وہ ایک اچھا آدمی ہے۔ |

(۵۳) پیرا ۴۲ کے مذکورات کے مطابق یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ مذکورہ قسم کے جملوں میں فعل کا لاحقہ (VERBAL AFFIX) "نت" بمعنے "ہے" کا اضافہ نہیں کیا جا سکتا (ملاحظہ ہو پیرا ۵۲)۔ اور یہ کہتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وحدت کا "ے" مذکورہ حصہ اوّل کی شکل دوُم کی صفتوں میں جوڑا جا سکتا ہے جیسا کہ پیرا ۱۴ اور ۴۲ میں مذکور ہے اور جہاں تک حصہ دوئم کی صفتوں کا تعلق ہے تو اس صورت میں "ے" کو پہلی شکل (یعنے اسم بذاتِ خود) سے جوڑا جاتا ہے جیسے کہ:۔

| | |
|---|---|
| اے مرد شرّینے | یہ آدمی ایک اچھا آدمی ہے۔ |
| اے میج دارے | یہ میز لکڑی ہے (کی ہے) |
| اوّلا منی اسپ شرینے بیتہ<br>هنی هرابنت | پہلے میرا گھوڑا اچھا تھا اب بُرا ہے۔ |
| اوّلا تئی، لوگ تگردے<br>بیتہ هنی بانیت | پہلے تمہارا گھر چٹائی کا تھا اب مٹی گارے (یا اینٹوں) کا ہے۔ |

(۵۴) اسموں کی یکسانیت کی صورت میں صفت کا استعمال۔

ایسی صورت میں صفت کو ہمیشہ پہلی یا ابتدائی شکل میں رکھنا چاہیئے جیسا کہ:۔

| | |
|---|---|
| آمرد شرنت | وہ آدمی اچھے ہیں |
| اے میج دارنت | یہ میز لکڑی کی ہیں۔ |

(۵۵) تقابلی یا نسبتی (THE COMPARATIVE) صفت مطلق میں "تر" جوڑنے سے (صفتِ) تقابلی بنتی ہیں۔ جیسا کہ "شر" بمعنے اچھا سے "شرتر" بمعنے بہتر

"دراج" بمعنے لمبا سے "دراج تر" بمعنے لمبا یا زیادہ لمبا اور "ریک" بمعنے ریت سے "ریکتر" بمعنے ریتیلا[1]

(٥٦) وہ اسم جس سے تقابل مقصود ہو اُسے حرفِ ربط "اش" یا "اچ" (یا مخفف جم بمعنے "سے" لگائے یا لگائے بغیر اسم کی حالتِ ظرفی (DATIVE) کی شکل اولی میں رکھا جاتا ہے جیسا کہ :۔

| | |
|---|---|
| اے مرد چہ آمردا<br>شر ترنت | یہ آدمی اس آدمی سے زیادہ اچھا ہے۔ |
| اے رالاچہ آراھا<br>دراجترنت | یہ راہ اس راہ سے طویل تر ہے۔ |

(٥٧) چند ایک صفتوں کی ابتدائی صورتوں میں تقابل کے وقت معمولی سی تبدیلی آتی ہے جیسا کہ :۔

"مزن" بمعنے بڑا سے "مستر"۔ "کسان" بمعنے چھوٹا سے "کستر"۔ "برز" بمعنے اونچا سے "بُستر" اور "بُرزتر"۔ "بز" بمعنے ثقیل سے "بستر"۔

(٥٨) افضل التفصیل (THE SUPERLATIVE) :۔

صفت اعلیٰ کا تقابلی طور پر اظہار اس متعین اسم کے ساتھ کیا جاتا ہے جیسے مقابلے میں صفت "درستین" بمعنے سب استعمال کیا جاتا ہو۔ ایسا اسم جمع کے طور پر آتا ہے (اسم ظرف کی شکل اول) جب کہیں کسی اسم کا اظہار نہیں کیا جاتا ہو تو ایسی صورت میں اسم ظرفی (کی شکل اول) "درست"، صیغۂ جمع میں استعمال ہوگا جیسا کہ

[1] "ریک" کا صفت تقابلی بنانا بڑا عجیب ہے۔ مترجم



| | |
|---|---|
| اے چہ درستین مردمان<br>شر ترنت | یہ سب آدمیوں میں بہترین ہے۔ |
| اے چہ درستان<br>شر ترنت | یہ سب میں بہترین ہے۔ |

(٥٩) بہت "برا" (بدتر) یا "اچھا" (خوب تر) کا اظہار موجودہ متعین اسماء کو مزید متعین کرنے سے ہوتا ہے۔ یا اگر صفت، اسم کے مقابل ہو تو اس کا اظہار صفت "سک"۔ "سکین" بمعنے زیادہ یا بہت زیادہ کے استعمال سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ :۔

| | |
|---|---|
| آسکین شرین مرد | وہ بہت ہی اچھا آدمی |
| اے آپ سک وشنت | یہ پانی بہت ہی میٹھا ہے |

(٦٠) انگریزی زبان کے وہ صفت جنکا مختتمہ "LY" اور "ISH" پر ہوتا ہے جیسا کہ "PRINCELY" اور "CHILDISH"۔ ان کا اظہار بلوچی میں اسم کی حالتِ ظرفی سے وحدت کی "ءِ" جوڑنے سے کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۲۱) جیسا کہ :۔

| | |
|---|---|
| اے بادشاھی تنبوءِ | یہ ایک شاہی خیمہ ہے۔ |
| اے بچکی ھبرءِ | یہ ایک بچکانہ بات ہے۔ |

# پانچواں باب

## ضمیر (PRONOUN)

(٦١) ضمائرِ شخصی (PERSONAL PRONOUNS)

ضمائرِ شخصی اور اسموں کے طریقۂ تصریف (MODE OF INFLECTION) میں نہایت ہی خفیف سا فرق ہے۔ ان کی تصریف یا گردان مندرجہ ذیل ہے۔

### واحد متکلم (SINGULAR IST PERSON)

حالتِ فاعلی (NOMINATIVE) ۔ من ۔ میں

مضافِ الیہ (GENITIVE) ۔ منی ۔ میرا

مفعول ثانی و مفعول (حالت) ۔ (DATIVE & ACCUSITIVE) ۔ منا ۔ منارا ۔ مجھے ۔ مجھکو

فاعل (AGENT) ۔ من ۔ میں نے

### جمع متکلم (PLURAL IST PERSON

حالتِ فاعلی ۔ ما ۔ ہم

مضافِ الیہ ۔ مئی ۔ امئی ۔ ہمارا

مفعول ثانی و مفعول (حالت) ۔ مارا ۔ امارا ۔ ہمیں ۔ ہم کو

فاعل ما ۔ اما ۔ ہم نے

### واحد مخاطب (SINGULAR 2ND PERSON)



| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | تو | تم |
| مضافِ الیہ | تئی ۔ | تمہارا |
| مفعول ثانی و مفعول (حالت) | ترا ۔ ترادا | تمہیں ۔ تم کو |
| فاعل | تو | تم نے |
| حالتِ ندائیہ (VOCATIVE) | اوتو | اے تم |

### مخاطب جمع (PLURAL 2ND PERSON)

| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | شُما | آپ |
| مضافِ الیہ | شُمئی | آپکا |
| مفعولِ ثانی و مفعول (حالت) | شُمارا | آپکو |
| فاعل | شُما | آپنے |
| حالت ندائیہ | اوشُما | اے آپ |

### واحد غائب (SINGULAR 3RD. PERSON)

| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | آ | یہ (وہ) |
| مضاف الیہ | آئی ۔ آیئی ۔ آہئی | وہ |
| مفعول ثانی و مفعول (حالت) | آ ۔ آیا ۔ آیارا | اس کا (اُس کا) |
| فاعل | آیا | اس نے |

### جمع غائب (PLURAL 3RD. PERSON

| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | ندارد | ندارد |

| | | |
|---|---|---|
| مضافِ الیہ | آھان | اُن کا |
| مفعولِ ثانی مفعول (حالت) | آھان۔ آھانارا | انہیں۔ انکو |
| فاعل | آھان | انہوں نے |

نوٹ۱۔ (الف)۔ "آیان" بھی استعمال ہوتا ہے

(ب)۔ جب کسی لفظ میں دو اعراب بیک وقت آئیں، یا زیادہ صحیح طور پر یہ کہ جب ان دونوں کو صرف ایک ہمزہ (ئ) جدا کرتا ہو، تو ایسی صورتوں میں (ئے) کی جگہ (ئی) کے استعمال کی اجازت ہے۔ البتہ اگر ایسے اعراب کے اخیر میں فعلی تصریف (VERBAL INFLECTION) ہے، تو اس صورت میں ہمزہ (ئ) کے بجائے (ئی) کا نہیں بلکہ (ی) کا استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ صورت واضح طور پر فعلی تصریف میں دیکھی جاسکتی ہے "ھ" کو اکثر ایسے الفاظ کے ملحقہ (حرفِ اول) کے طور پر لگایا جاسکتا ہے جو "ا" (الف) سے شروع ہوتے ہوں۔ ایسی صورت میں "ا" کو بہر حال حذف کیا جائے گا۔ جیساکہ:۔

اچو یا ھنچو بمعنے اسطرح

## ۶۲۔ اجزائے لاحقہ (POSTPOSITIONS)

بلوچی زبان کی تمام مقامی بولیوں میں صیغۂ غائب میں مندرجہ ذیل دو اضافتی اجزائے لاحقہ (PRONOMINAL POSTPOSITIONS) ہیں جو عام اور اکثر طور پر استعمال میں لائے جاتے ہیں:۔

"ے" واحد کے لئے

"شی" (اِش) جمع کے لئے

۶۳۔ (مضارع اور مفعولِ مطلق یا متجانس (COGNATE) زمانوں میں) انکو ایسے فعل سے



ملحق کیا جاتا ہے جو کسی ایسے جملے میں استعمال کیا گیا ہو جسکے مفعول کا اظہار کسی گذشتہ جملے میں کیا جاچکا ہو۔ جیساکہ:۔

| | |
|---|---|
| آمرد منی لوگا اتک اگر<br>من ءِ گِند انے من کُشنے | وہ آدمی جو میرے گھر آیا تھا، اگر میں اُسے دیکھ لوں تو اُسے جان سے مار ڈالوں گا۔ |
| من تئی اسپان ءِ گِند ان<br>من ءِ گرانش | (اگر) میں تمہارے گھوڑوں کو دیکھ لوں تو میں انہیں پکڑ لوں گا۔ |

(۶۴) ان کا استعمال اسم فاعل (AGENT NOUN) کی جگہ بھی کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ایک مرتبہ استعمال کرنے کے بعد ان کا تکرار ناگوارِ خاطر ہو۔ ان کا استعمال اسوقت بھی کیا جاسکتا ہے جب اسم فاعل کا اظہار نہ کیا گیا ہو اور بیان میں شخص یا اشخاص کا علم ہوجائے۔ اور مزید براں، زیادہ غیر واضح طور پر، فاعل کا اظہار "کون" اور "کیا" کے بغیر مقصود ہو تو "ے" کا مفہوم "اس سے" (مذکر، مؤنث اور غیر جانبدار) اور "شی (اِش)" کا "اُنسے" لیا جاتا ہے۔

(۶۵) ان اجزائے لاحقہ کا الحاق فعل سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ یا فعل مرکب کی صورت میں اس اسم (یا صفت) سے کیا جاسکتا ہے جو آزادانہ طور پر ترکیب یا تشکیل پاتا ہو۔

(۶۶) جب ان اجزائے لاحقہ کا الحاق کسی ایسے لفظ سے ہو جو "ا" پر ختم ہوتا ہو مثلاً اسم کا مفعول یا حالتِ ظرفی میں) تو ایسی صورت میں "ا" اجزائے لاحقہ کے اعراب سے مل جاتا ہے اور اسطرح حروف مقرون (DIPHTHONGS) "ئی" یا "ے" کی تشکیل ہوجاتی ہے۔ جیساکہ:۔

| | |
|---|---|
| کور دیا چراگے دستا گپت و جلگے<br>بڈا کُنگے (یا بڈ ئی کُت) | کسی نابینا نے ایک چراغ ہاتھ میں لیا اور پانی کا برتن کاندھوں پر اٹھایا۔ |
| وتِ اشترِ گُٹا لونجان گُنگے یا | اس نے اُسے خود اونٹ کی گردن میں لٹکادیا۔ |

| | |
|---|---|
| وتِ اُشترِ گتئی لو بخن کت | اُس نے اُسے خود اونٹ کی گردن میں لٹکا دیا ہے۔ |
| یا | |
| وتِ اُشترِ گتا لو بخانے کُت | ایضاً |

(٦٧) ان اجزائے لاحقہ کا استعمال کبھی کبھی مضافِ الیہ اور مفعولِ ثانی کے اظہار کے وقت بھی کیا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| اگو آدگس برے چُٹی کنت<br>مالئ جنان وبران | اگر وہ آئندہ ایسا کرے تو میں حملہ کرکے اس کی مویشی لے جاؤں گا۔ |
| لوگئتی پروشان | میں ان کے مکانوں کو تباہ کر دوں گا |
| تو وتی اشتری بدی | تم اپنا اونٹ اُسے دیدو |
| مائتے دین | ہم انہیں دیدینگے |
| بچے بتیگے | (اس عورت کے ہاں) لڑکا ہوا ہے |
| دگے مردئے گونتے | اس کے ہمراہ ایک اور آدمی بھی تھا۔ |
| دُرستین مال گونتے برتگنتئ | جو سرمایہ اسکے پاس تھا اُسے وہ لے گئے ہیں۔ |

(٦٨) صیغۂ غائب کے ان دو اجزائے لاحقہ کے علاوہ صیغۂ متکلم (واحد اور جمع) میں ایک اور جزء لاحقہ "ن" (اُن) اور صیغۂ مخاطب (واحد اور جمع) میں جزء لاحقہ "ت" (ات) بھی ہے۔ لیکن چند ایک بولیوں میں ان کا اطلاق شاذ ہی ہوتا ہے۔ گو کہ میرے خیال میں دوسری بولیوں میں یہ بہت عام ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے گویا ان کا استعمال بھی اجزائے لاحقہ "ے" اور "ش" (اش) کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ:

| | |
|---|---|
| دوشی دزن گیتگنت | گذشتہ شب میں نے چوروں کو پکڑا تھا |
| مَنِت گلینت | تم نے مجھے دھتکارا (یا بھگایا) |
| منی براتت کُشتنت | میرے بھائیوں کو تم نے (جان سے) مار ڈالا ہے۔ |



| | |
|---|---|
| اگر دو گرا گیت بد بتیں | اگر تم دو کوّے دیکھ لیتے |
| دو روچا ترا وشد تُن گتہ | دو دن تک میں نے تمہیں خوش و خرم رکھا |
| وتی اُشترُن داتہ | میں نے اپنا اونٹ دیدیا ہے |
| وتی اُشترت کیارا داتہ | اپنا اونٹ تم نے کس کو دیا ہے؟ |
| دیگنتُن یا دِیتنتُن | ان کو میں نے دیکھا۔ |

(٦٩) ضمائرِ اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUNS)

"اے" بمعنے "یہ"، "ہ آ" بمعنے "وہ" جیسے ضمائر اشارہ جب اسم کے آگے استعمال میں آئیں تو وہ ناقابلِ تصریف ہیں۔ لیکن جب وہ اسماء کے نمائندہ کی حیثیت سے استعمال ہو رہے ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طور پر ہوتی ہے۔

## واحد

| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | اے | یہ |
| مضافِ الیہ | اِشی | اسکا |
| مفعولِ ثانی | اِشیا۔ اشیارا | اسکو |
| مفعول (حالت) | اے۔ اِشیا۔ اشیارا | اس کو |
| فاعل | اِشیا | اس نے |

## جمع

| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | نداد | ندار |
| مضافِ الیہ | اِشان | ان کا |
| مفعولِ ثانی | اِشان۔ اشانان | ان کو |

| | | |
|---|---|---|
| مفعول (حالت) | اِشان | انکو |
| فاعل | اشان | اِنہوں نے |

(۷۰) ہر دو جمع اور واحد میں ضمیر اشارہ "آ" (بمعنے وہ (غیر جانبدار) کی تصریف بعینہ ضمیر شخصی "آ" (بمعنے وہ آدمی) کی طرح ہوتی ہے. بایں ہمہ اسکو یہاں پیش کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے.

| | |
|---|---|
| اے شرین مرد | یہ اچھا آدمی |
| اے شرین مردے | یہ ایک اچھا آدمی ہے. |
| اے شرین مرد انت | یہ اچھے آدمی ہیں |
| آھرا بنت | وہ بُرے ہیں |

(۷۱) تخصیص (PARTICULARISATION) کے حرف "ہم" (بمعنے ہی) کا سابقہ ضمائرِ اشارہ (DEMONSTRATIVES) سے عموماً کچھ اسطرح لگا رہتا ہے گویا وہ اپنے اس زورِ لفظی کو کھو چکا ہو جس کی بلاشبہ توقع ہوتی ہے.

| | |
|---|---|
| ھما مرد شرِنت | وہ آدمی اچھا ہے |
| ھمے شر نَینت | یہی اچھے نہیں |

نوٹ :- بلاشبہ جب "ہم" بطور سابقہ "اے" اور "آ" سے لگتا ہو تو "اے" "آ" کا "ا" (الف) اور "آ" کا "~" (مد) حذف ہوتا ہے.

(۷۲) ضمائرِ معکوسہ (REFLECTIVE PRONOUNS)

جب ضمیر معکوسہ "وت" (بمعنے خود) کسی اسم کے آگے استعمال ہوتا ہو تو وہ غیر متصرف (INDECLINABLE) ہو جاتا ہے. لیکن جب وہ کسی اسم یا ضمیر کے بجائے کی حیثیت سے استعمال ہو رہا ہو تو اس صورت میں صرف صیغۂ واحد میں مندرجہ ذیل طریقہ پر تصریف پذیر ہوتا ہے.



| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | وت | خود |
| مضافِ الیہ | وت. وتی | خود کا (اپنا) |
| مفعولِ ثانی | وتا. وتارا | خود کو (اپنے آپکو) |
| مفعول (حالت) | وت. وتا. وتارا | خود. خود کو |
| فاعل | وت | خود نے (اپنے اپنے آپ) |

(۷۳) مندرجہ ذیل مثالوں سے انکے استعمال کے طریقہ کو ظاہر کیا گیا ہے:-

| | |
|---|---|
| آوت اتکہ | وہ خود آیا ہے. |
| آیا من وت توا دیان | میں تمہیں وہ (شے) خود دیدوں گا |
| تو وتا بچار چونیں مرجے | تم خود اپنے آپکو (اپنے تئیں) دیکھو تم کیسے آدمی ہو. |
| من وت لوگا ء برو شان | میں خود اس کے گھر کو مسمار کروں گا. |
| آیان وتی دُرستین مردم کشتگنت | انہوں نے اپنے سب آدمی (جان سے) مار ڈالے ہیں |
| آیا وتی دُرستین برات کشتگنت | اس نے اپنے سب بھائیوں کو (جان سے) مار ڈالا ہے. |
| من ایئو کا وتان | میں اکیلا (خود) ہوں: |
| اے منی وتیگنت | یہ میرا اپنا ہے (خود کا ہے) |

(۷۴) لبعض اوقات "جِند" (بمعنے جسم. شخص) BODY, PERSON بذاتِ خود "SELF" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| آجی جِند اتکہ | وہ بذاتِ خود آیا ہے |
| منی جِند اتکہ | میں بذاتِ خود آیا ہوں |

(۷۵) ضمائرِ موصولہ (RELATIVE PRONOUNS):-

فارسی کا حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICIPLE) "کہ" (بمعنے کہ۔ جوکہ۔ وہ جوکہ) جو اس زبان میں ضمائر موصول کا کام دیتا ہے، بلوچی زبان میں بھی تقریباً اسی طریقہ پر استعمال ہوتا ہے۔ البتہ بعض علاقوں میں یہ عام طور پر بالکل حذف کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ:۔

| | |
|---|---|
| آمرد (کہ) من دیتہ کوہ ءِ سرا بیتہ | جس آدمی کو میں نے دیکھا ہے وہ پہاڑ پر تھا۔ |
| آمردا (کہ) منارا گوشتہ شرّین مردے بیتہ | وُہ آدمی جس نے مجھے بتایا تھا ایک اچھا آدمی تھا |
| اے ھما مردنت (کہ) من جتہ | یہ وہی آدمی ہے جسے میں نے پیٹا ہے |
| اے ھما اسپنت (کہ) من لوٹتہ | یہ وہی گھوڑا ہے جس کو میں نے مانگا تھا۔ (جس کا میں نے تقاضا کیا تھا) |
| آ اسپا (کہ) منءِ لوٹاں ھنی مُلکا ئنت[۱] | جس گھوڑے کی مجھے ضرورت ہے وہ اس وقت شہر میں ہے۔ |
| ھما مُرگ (کہ) من سھبی ترا داتنت ھنی کوئنت | وہ مرغیاں اب کہاں ہیں جو میں نے تجھے صبح کو دی تھیں؟ |
| آمُرگ (کہ) من زیک[۲] ترا داتگنت ھنی کوئنت | وہ مُرغ جو میں نے تجھے کل دیا تھا۔ اب کہاں ہے؟ |

(۴۷) ضمائر استفہامیہ INTERROGATIVE PRONOUNS

---

۱ ملک کھیتوں کے معنوں میں بھی آتا ہے۔

۲ زیک کا "ک" بولنے میں حذف ہوجاتا ہے۔



ضمائر استفہامیہ مندرجہ ذیل ہیں

| | | |
|---|---|---|
| کئے | بمعنے | کون؟ |
| چہ | " | کیا؟ |
| کُجا | " | کونسا؟ |
| چُنت | " | کتنے یا کس قدر؟ |
| کدی | " | کب، کبھی یا کس وقت؟ |

علاوہ ازیں "کھر"۔ "کُجا" یا "کُجا نگو" (بمعنے کہاں یا کس طرف) کو بھی اسمیں شمار کیا جاتا ہے۔ جب انکا استعمال اسم کے ساتھ بطور سابقہ کیا جاتا ہے تو یہ غیر متصرف بن جاتے ہیں۔ لیکن جب صیغۂ واحد میں استعمال ہوں تو ان کی تصریف مندرجہ ذیل طریقہ پر ہوتی ہے۔

## واحد

| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | کئے | کون |
| مضافِ الیہ | کئی | کِس کا |
| مفعول ثانی | کیا۔ کیارا | کس کو |
| مفعول (حالت) | کئی۔ کیا۔ کیارا | کون۔ کس نے وغیرہم |
| فاعل | کیا | کِس نے |

## جمع

| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | ندارد | ندارد |
| مضاف الیہ | کیگان | کس کے۔ کن کے |

| | | |
|---|---|---|
| مفعولِ ثانی اور مفعول (حالت) | گیگان | کس کو، کن کو |
| فاعل | حَیگان | کِس نے |

## واحد

| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | چہ | کیا؟ |
| مضافِ الیہ | چِی | کاہے کا (کس چیز کے)؟ |
| مفعول ثانی | چیا۔ چیارا | کس (چیز) کو؟ |
| مفعول (حالت) | چہ۔ چیا۔ چیارا | کیا (کیوں)؟ |
| فاعل | چیا | کاہے سے (کس چیز سے) |

ان کا صیغۂ جمع نہیں ہے۔

## واحد

| | | |
|---|---|---|
| حالت فاعلی | کُجام | کونسا؟ |
| مضافِ الیہ | کُجامِی | کونسا؟ |
| مفعولِ ثانی | کجامیا او کجامیارا | کس کو؟ |
| مفعول (حالت) | کُجام کجامیا۔ کُجامیارا | کونسا؟ |
| فاعل | کُجامیا | کس نے |

## جمع

| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | ندارد | ندارد |



| | | |
|---|---|---|
| مضافِ الیہ | کُجامان | کن کے؟ |
| مفعول ثانی و مفعول (حالت) | کُجامان | کن کو؟ |
| فاعل | کجامان | کن نے؟ |

نوٹ: "کُتام" "کدام" - "کُجان" - "کُتان" اور "کدان" بھی استعمال ہوتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| کُجام مرد اترا جتہ | کس آدمی نے تجھے مارا ہے؟ |
| کُتان لوگا روے تو | کس گھر کو تم جاؤ گے؟ |

## واحد

| | | |
|---|---|---|
| حالتِ فاعلی | چُنت | کِس قدر وغیرہم |
| مضافِ الیہ | چُنت | کتنے کو وغیرہم |
| مفعول ثانی | چُنتا۔ چُنتارا | کتنوں کو وغیرہم |
| مفعول (حالت) | چُنت۔ چُنتا۔ چُنتارا | کتنے وغیرہم |
| فاعل | چُنتا | کتنوں نے وغیرہم |

صیغۂ جمع میں کچھ بھی نہیں ہے

(۷) "کَیٔ" (بمعنے کون)، "چہ" (بمعنے کیا) اور "کُجام" (بمعنے کونسا) کو صیغۂ جمع میں استعمال کرنے کا ایک اور محاوراتی یا اصطلاحی طریقہ بھی ہے۔ یعنے عام طور پر حرف ربط ساز (CONNECTIVE PARTICLE) "و" (او) کے لگانے اور واحد کے تکرار سے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں میں دکھایا گیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| کیا ترا جتہ | بمعنے | کس نے تجھے مارا ہے ؟ |
| کُجام مردا ترا جتہ | " | کس آدمی نے تجھے مارا ہے ؟ |
| کُجام مرد تو جتہ | " | کس آدمی کو تو نے مارا ہے ؟ |
| اے کَیَ لوگ اِنت | " | یہ کس کا مکان ہے ؟ |
| اے لوگ کیگِنت | " | یہ مکان کس کا ہے ؟ |
| کیا وکیا ترا جتہ | " | کس کس نے تجھے مارا ہے ؟ |
| اے لوگ کَیَ وکیگِنت | " | یہ مکانات کس کس کے ہیں ؟ |
| کَیَ جنگ بیتہ | " | کون مارا گیا ہے ؟ |
| کَیَ وکَیَ جنگ بیتہ | " | کون کون مارا گیا ہے ؟ |
| کُجام جنگ بیتہ | " | کونسا مارا گیا ہے ؟ |
| کُجام وکُجام جنگ بیتہ | " | کون کونسا مارا گیا ہے ؟ |
| کُحامیا ترا جتہ | " | (انہیں سے) کس نے تجھے مارا ہے ؟ |
| چنتا ترا جتہ | " | کتنوں نے تجھے مارا ہے ؟ |
| کَیَ وکَیَ گِپتے | " | اس نے کس کس کو کاٹ کھایا ہے ؟ |

---



# چھٹا باب

## فعل (VERB)

(۷۸) تعریفِ افعال (CONJUGATION OF VERBS) سے قبل یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شخصی ارکانِ آخر یا اقتضائے شخصی (PERSONAL TERMINATIONS) کا تذکرہ کیا جائے۔ انکو میں مندرجہ ذیل حصص میں تقسیم کروں گا۔ یعنے :۔

اوّل :۔ اقتضائے مضارع (AORIST TERMINATION) بشمول حال و مستقبل، اور

دوئم :۔ اقتضائے ماضی (PAST TERMINATION)

(۷۹) یہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) افعال کے مختلف زمانوں میں استعمال ہونے کے علاوہ اسماء، ضمائر اور صفات وغیرہم کے ساتھ بھی لگائے جاتے ہیں اور فعلِ وصلی (SUBSTANTIVE VERB "to be") کے مضارع اور زمان ماضی کے نعم البدل بھی ہیں۔ (طلباء اگر چاہیں تو وہ ان کو، اور ان تمام ارکانِ آخر کو جو افعال کے مادوں (ROOTS OF VERBS) کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) "اگ" بمعنے "ہونا" کے حصص تصور کریں۔
(ملاحظہ ہو ضمیمہ "الف")

### اقتضائے مضارع (AORIST TERMINATION)

### واحد

| | | |
|---|---|---|
| متکلم (Ist PERSON) | آن | ہوں |

| | | |
|---|---|---|
| مخاطب (2nd-Pe-) | "ے" یا "ئے" | ہیں |
| غائب (3rd.-Pe-) | یت یا ئیت / نت یا ُنت | ہے |

## جمع

| | | |
|---|---|---|
| متکلم | ِن یا ئن | ہیں |
| مخاطب | ِت یا ئِت | ہیں |
| غائب | نت یا ئُنت | ہیں |

(۸۰) چند مقامی بولیوں میں انقضائے واحد متکلم، "آن" "ُون" یا "ِین" میں تبدیل ہو جاتا ہے. جیسا کہ پیرا ۱۲ اور ۱۴ میں مذکور معروضات سے توقع کی جا سکتی تھی. چنانچہ ہم ہر دو کو سن سکتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| منء روان (اور) منء رَوُون (اور) منء ربین | میں جاؤں گا |
| منء بان (اور) منء بین | میں ہوں گا - |
| من شُتگان (اور) منء شتگون | میں گیا تھا |

(۸۱) واحد غائب "یت" وہ ترتیب ہے جو افعال کے مادوں سے لگایا جاتا ہے اور "ُنت" اسماء اور ضمائر وغیرہ سے لگایا جاتا ہے اور جیسے توقع کی جا سکتی ہے زمانہ حال کے واحد غائب میں ایسے مثال مل سکتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو پیرا ۱۰۷).

(۸۲) اس حقیقت کے اظہار کی چنداں ضرورت نہیں کہ وہ تراتیب جو ہمزہ (ء) سے شروع ہوتی ہیں، انکی ضرورت صرف کسی طویل اعراب کے بعد ہو سکتی ہے۔



(۸۳) پیرا ۳ میں بلوچی زبان میں اصواتِ اعراب (VOWEL-SONDS) کی موجودگی کا اشارتاً تذکرہ کیا گیا تھا. علاوہ ان کے جو (پیرا ۵، ۸ اور ۹ کے) انتقالِ لفظی کے نقشوں میں دکھائے گئے ہوں، میں یہاں پر واضح طور پر لکھوں گا کہ صیغۂ واحد غائب اور متکلم و جمع مخاطب کے ارکانِ آخر کا اعراب ایک نہایت ہی مختصر "ی" (e) ہے جو بعض اوقات مشکل سے ہی واضح ہوتی ہے اور جو کبھی "ای" (i) نہیں ہے، جیسا کہ میں نے پیش کیا ہے.

## (۸۴) انقضائے ماضی (PAST TERMINATION)

### واحد

| | | |
|---|---|---|
| متکلم | تان یا ُتان | تھا |
| مخاطب | ِتے یا ئِتے | تھے |
| غائب | ِرت یا ُتت | تھا |

### جمع

| | | |
|---|---|---|
| متکلم | ِتن یا تُن | تھے |
| مخاطب | ُتت یا تِیت | تھے |
| غائب | تنت یا نتنت | تھے |

(۸۵) بلوچی افعال کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنے افعال باقاعدہ اور افعال بے قاعدہ (REGULAR & IRREGULAR VERBS) اور پھر ان کو بھی دو ذیلی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے یعنے فعل متعدی اور فعلِ لازم (TRANSITIVE

## (۸۶) افعالِ باقاعدہ (REGULAR VERBS)

افعال باقاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں جنکے غیر مشتق مادے (PRIMITIVE ROOTS)، ماضی معطوفہ بنتے وقت تبدیل نہیں ہوتے جیساکہ: "بورِش" (بمعنے توڑو)، "پُرشتہ" یا "پُرشتگ" (بمعنے ٹوٹا ہوا)۔

## افعالِ بے قاعدہ (IRREGULAR VERBS)

آسانی کے لئے افعالِ بے قاعدہ کی تشریح یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ وہ افعال ہیں جن کے مادے (واحد مخاطب کے امر "IMPERATIVE") ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت تبدیل ہوتے ہوں جیساکہ: "جن" (بمعنے مارو)، جتہ" یا "جتگ" (بمعنے مارا یا مارا ہوا)

## (۸۸) افعالِ متعدی (TRANSITIVE VERBS)

ایسے افعالِ متعدی کی دو تعریفیں ہیں جو اپنے زمانوں میں ماضی معطوفہ لیئے واحد غائب اور جمع غائب سے تشکیل پاتے ہیں۔ اور جیساکہ لازمی طور پر اس اسم کی حالتِ فاعلی کے بعد، جو کہ ہمیشہ ان زمانوں سے پیشتر استعمال ہوتے ہیں، انہیں ایسی ترتیب سے رکھا جائے کہ وہ اپنے مفعول کے ذریعہ اظہار کئے جاسکیں۔ (ملاحظہ ہو پیرا ۳۴ اور ۳۸)

## (۸۹) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS)

افعالِ لازمی اپنے جملہ زمانوں میں مکمل طور پر تعریف پذیر ہوتے ہیں۔ اور انکے آگے



حالتِ فاعلی (NOMINATIVE CASE) استعمال کیا جاتا ہے بعض افعال جنہیں ہم افعال لازمی تصور کرتے ہیں، وہ بلوچی زبان میں افعال متعدی سمجھے جاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرا ۳۸) جیساکہ:-

آئی کُلِتہ = وہ کھانسا ہے

آئی کندِتہ = وہ ہنسا ہے

## (۹۰) غیر منصرف یا مصدر (INFINITIVE)

بلوچی افعال کے غیر منصرف ہمیشہ "گ" (اگ) پر ختم ہوتے ہیں جیساکہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا)۔

(۹۱) ایکسترخیی (EUPHONIC) "ی" ان مادوں کے درمیان لگایا جاتا ہے جو "ا" اور "و" پر ختم ہوں اور جو ان مادوں کے درمیان ہوں جو "ے" اور مصدری انقضا (INFINITIVE TERMINATION) پر ختم ہوتے ہوں جیساکہ:- "آ" (بمعنے آؤ)، "آیگ" (بمعنے آنا)، "گرے" (بمعنے روؤ) اور "گریگ" (بمعنے رونا)

(۹۲) مصدر ایک فعلی اسم ہے اور عام وصلی افعال (SUBSTANTIVE VERBS) کی طرح اس کی تعریف کی جاسکتی ہے۔ اس کا اطلاق اور استعمال لاطینی اسم مصدر اور حاصل مصدر (LATIN GERUNDS & SUPINES) کی طرح ہوتا ہے۔ جیساکہ:

| | |
|---|---|
| اگر ھمدا آپ کارے بیت<br>جلین کنتجنگ لوٹیت | اگر یہیں پانی کی ضرورت ہے تو<br>گہری کھدائی کرنا ہوگی |
| نبیسگ کارسکین کارے | لکھنے کا کام نہایت مشکل کام ہے۔ |
| آنبیسگا پکا ئمت | وہ لکھنے (کے کام) میں ماہر ہے |

(۹۳) مادہ (ROOT) :-

مادہ کی تشکیل مصدری انقضاء "گ" کو حذف کرنے سے ہوتا ہے۔ (اور) اس کے علاوہ یہ امر (IMPERATIVE) کا صیغہ واحد مخاطب بھی ہے۔ جیسا کہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا) سے "پروش" (بمعنے توڑ)۔ "بِ" (کبھی کبھی "بُ") عام طور پر امر کے واحد مخاطب کے ساتھ بطور سابقہ لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اگلے صفحات میں آئے گا۔ پ اور بِ بھی بطور سابقہ لگائے جاتے ہیں۔

## (۹۴) فعلِ حالیہ (PRESENT PARTICIPLE)

مصدر کے ساتھ "ا" لگانے سے فعلِ حالیہ کی تشکیل ہوتی ہے جیسا کہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا)، "پروشگا" (بمعنے توڑنے سے) یا (اگر ترجیح دینا مقصود ہو تو اسے محض اسم کی وہ حالتِ ظرفی سمجھا جائے جو مصدر یا حاصل مصدر "مقام" "حالت" اور "محل" کی دلالت کرتا ہو)

## (۹۵) ماضی معطوفہ (PAST OR PASSIVE PARTICIPLE)

افعالِ باقاعدہ کے ماضی معطوفہ، مادہ کے ساتھ "تہ" یا "تگ" لگانے سے تشکیل پاتے ہیں (ملاحظہ ہو پیرا ۹۸ ) جیسا کہ:-

"پروش" (بمعنے توڑو)، "پُرشتہ" یا "پروشتگ" (بمعنے ٹوٹا ہوا)

(۹۶) بہت سے افعالِ باقاعدہ، مادہ اور رکنِ آخر "تہ" یا "تگ" کے درمیان "بِ" (کسرہ) لگاتے ہیں۔ انہی مادوں سے نکالے ہوئے افعال ہمیشہ ایسا کرتے ہیں جیسا کہ جدید فارسی کے مصادر جو "یدن" پر ختم ہوتے ہیں۔ میرے خیال میں وہ بھی جدید مصدری صورتیں (INFINITIVE FORMS) "یدن" ہیں، انہیں "ا" لگایا



جائے۔ جیسا کہ "رسگ" (بمعنے پہنچنا)، جو فارسی میں "رسیدن" ہے، کا ماضی معطوفہ "رِستہ" یا "رِستگ" (بمعنے پہنچا ہوا) ہے؛ "اوشتگ" (بمعنے کھڑا ہونا)، جو جدید فارسی میں "ایستادن" ہے۔ کا ماضی معطوفہ "اوشتاتہ" یا "اوشتاتگ" (بمعنے کھڑا ہوا) ہے۔

(۹۷) افعالِ بے قاعدہ کے مادوں میں ماضی معطوفہ بنتے وقت ایک تبدیلی آتی ہے جیسا کہ "بند"، "بستہ" یا "بستگ" (بمعنے بندھا ہوا)؛ "جن" (بمعنے مارو) "جتہ" یا "جتگ" (بمعنے مارا)۔

وہ مادے جو "ج" "چ" "نچ" پر ختم ہوتے ہوں، وہ ماضی معطوفہ بنتے وقت ان حروف کو "تک" میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بعینہ اسی طرح وہ مادے بھی جو "ا" پر ختم ہوتے ہوں، اور ماضی معطوفہ بناتے وقت ان تغیر پذیر مادوں میں حرف "ہ" یا "گ" بڑھانا چاہیئے جیسا کہ "درگیج" (بمعنے ڈھونڈو یا تلاش کرو) سے

درگیتکہ یا درگیتکگ (بمعنے ڈھونڈا یا تلاش کیا)؛

دوچ (بمعنے سیو یا سلائی کرو) سے

دوتکہ یا دوتکگ (بمعنے سیا ہوا یا سلا ہوا)؛

پرنچ (بمعنے نچوڑو) سے

پرتکہ یا پرتکگ (بمعنے نچوڑا ہوا)؛

آ (آ کیلئے) (بمعنے آؤ) سے

آتکہ یا آتکگ (بمعنے آیا)

ہم نے یہ درجہ بندی افعالِ بے قاعدہ میں بے قاعدگی کی تشریح کرتے ہوئے کی ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۱۰۸)، گو کہ جیسا کہ ظاہر ہے، ان کے مادوں کے یہ تغیرات (ROOT CHANGES) قواعد کے تحت کئے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ زبان میں ایسے افعال ہوں جو بے ضابطہ ہیں لیکن یہ کہ ماضی معطوفہ کی تشکیل کے وقت مادہ

کے ان تغیرات کو عمل میں لانے کے لئے کسی نہ کسی قاعدے یا قواعد کو بروئے کار لایا جائے۔

## (۹۸) امر (IMPERATINE)

امر کا واحد مخاطب وہی ہے جو مادہ ہے۔ اور جمع مخاطب وہی ہے جو مضارع کا مطلوبہ صیغہ ہو۔ ان دو صیغوں میں عام طور پر حرفِ سابقہ "بِ" لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ "بکن" (بمعنے کرو)، "بِجن" (بمعنے مارو)۔ اگر مادے کا پہلا یا دوسرا حرف "و" ہو اور جو "ـَ" (فتحہ) سے متحرک ہو، تو "بُ" کو بطور سابقہ لگایا جائے۔ جیسا کہ "بورس" (بمعنے کھاؤ)، "برو" (بمعنے جاؤ)۔ اگر مادے کا پہلا حرف "ا" (الف) ہمراہ "ـِ" (کسرہ) یا "ـُ" (ضمہ) ہو تو "ا" (الف) کو حذف کیا جاتا ہے اور صرف "ب" لگایا جاتا ہے۔ البتہ "ا" (الف) سے پیدا شدہ اعراب کو لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ "اِلگ" (بمعنے چھوڑنا یا اجازت دینا) سے "بِل" (بمعنے چھوڑ دو یا اجازت دو)۔ اگر وہ "ا" (الف) پر مد ہو تو "بی" لگایا جائے۔ جیسا کہ: "آیگ" (بمعنے آنا) سے "بیا" (بمعنے آجاؤ)۔

افعال مرکب (COMPOUND VERBS) کی صورت میں امر کے صیغۂ مخاطب میں کوئی بھی حرفِ سابقہ نہیں لگایا جاتا ہے جیسا کہ "چست کن" (بمعنے اٹھاؤ)۔

امر کی دیگر صورتوں کا اظہار فعل "اِلگ" (بمعنے چھوڑنا یا اجازت دینا) کے امر کے صیغۂ مخاطب کو مضارع کے آگے استعمال کرنے سے ہوتا ہے (بعض اوقات سابقۂ مسلسل (CONNECTIVE PARTICLE) "کہ" بھی لگایا جاتا ہے۔ جیسا کہ:-



| | | |
|---|---|---|
| بل ذکر، آدوت<br>یا<br>بلے روت | } | اسے جانے دو |
| بل ذکر، من روان | | مجھے جانے دو |

## (۹۹) معطوفۂ معروف (ACTIVE PARTICIPLE)

مادے کے ساتھ "ان" لگانے سے معطوفۂ معروف کی تشکیل ہوتی ہے۔ جیسا کہ "پروش" (بمعنے توڑو)، "پروشان" (بمعنے توڑتے ہوئے)؛ "ور" (بمعنے کھاؤ)، "وران" (بمعنے کھاتے ہوئے)

(۱۰۰) چار افعال بے ضابطگی سے معطوفۂ معروف کی تشکیل کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔ "نِندگ" (بمعنے بیٹھنا)، "نِندکائی" (بمعنے بیٹھتے ہوئے یا بیٹھے بیٹھائے)، "اوشتگ" (بمعنے کھڑا ہونا) "اوشتکائی" (بمعنے کھڑے ہوئے یا کھڑے کھڑے ہی)، "وپسگ یا وسپگ" (بمعنے سونا)، "وپسکائی یا وسپکائی" (بمعنے سوتے ہوئے)، "روگ" (بمعنے جانا)، "راہ رواجی" (بمعنے جاتے جاتے)۔ موخر الذکر "آیگ" (بمعنے آنا) کے معطوفۂ معروف کی صورت میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

## اسمِ فاعلی (NOUN OF AGENCY OR INTENSITY)

یہ ایک حاصل مصدر (VERBAL NOUN) ہے جو مندرجہ ذیل کیفیات کی دلالت کرتا ہے:-

| | |
|---|---|
| ایک وہ جو عادی ہو | ONE ADDICTED TO |
| ایک وہ جو کامل ہو | ONE PERFECT IN |

ایک وہ جو مصروف ہو۔ ONE ENGAGED

ایک وہ جو کارکردگی میں ثابت قدم ہو۔ ONE STEADFAST IN PERFORMANCE

ان تمام حرکات کا اظہار فعل کرتا ہے۔ اور ان کی تشکیل فعل کے ساتھ "اوک" بڑھانے سے ہوتی ہے جیسا کہ:۔ "منوک" (بمعنے ایک اچھا ماننے والا) "ودوک" (بمعنے ایک زبردست کھانے والا)، "دروک" (بمعنے ایک تیزرو یا عظیم راہرو)

نوٹ:۔ تمام اسماء کی طرح اس سے بھی صفت کی تشکیل قواعد کی رو سے ہو سکتی ہے، جیسا کہ پیرا ۴۹ اور ۵۰ میں مذکور ہے۔

(۱۰۲) طوچی فعل کی تصریف یا گردان صرف ایک ہے، جسکے زمانوں کو، آسانی کی خاطر مندرجہ ذیل چار درجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:۔

درجہ اول:۔ جنکی تشکیل بلاواسطہ مادے سے ہوتی ہے۔

درجہ دوئم:۔ جنکی تشکیل فعلِ حالیہ سے ہوتی ہے (PRESENT PARTICIPLE)

درجہ سوئم:۔ جنکی تشکیل ماضی مطلق سے ہوتی ہے (PAST PARTICIPLE)

درجہ چہارم:۔ زمانہائے مرکب (COMPOUND TENSES)

## درجہ اوّل

## (۱۰۳) مضارع (AORIST)

"بروش" (بمعنے توڑو)، "من ءُ بروشان" (بمعنے میں توڑوں گا)، جیسے غیر مشتق مادوں کے ساتھ انقضائے مضارع (AORIST TERMINATION) لگانے سے مضارع (AORIST TENSE) کی تشکیل ہوتی ہے۔

مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت رکن آخر "یت" کا "ی"



حذف کیا جاتا ہے جو ان مادوں کے پیچھے آتا ہو جو کہ "یا" "ی" پر ختم ہوتے ہوں عام طور پر مختصر اعراب سے پیشتر استعمال ہونے والے "ن" اور "و" کے پیچھے ازاں سوائے ان مادوں کے بھی پیچھے آتا ہو جو اس "ی" پر ختم ہوتے ہوں جو بیک وقت "یا" "ب" میں بھی مبتدل ہو یا ان مادوں کے پیچھے ہو اس "د" پر ختم ہوتے ہوں جس سے پیشتر (ـَ) (فتحہ) ہو اور (ـُ) (ضمہ) وہ جو بیک وقت "ت" میں بھی تبدیل ہوتا ہو جیسا کہ:

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| گرے | بمعنے | رو | آگریت | بمعنے | وہ روئیگا |
| دئ | " | دے | آدات | " | وہ دیگا |
| بی | " | ہو | آبیت | " | وہ ہوگا |
| جن | " | مار | آجنت | " | وہ ماریگا |
| رو | " | جا | آروت | " | وہ جائیگا |
| ور | " | کھا | آوارت | " | وہ کھائیگا |

اپنے مضارع کے واحد غائب کی تشکیل کے وقت "زانگ" (بمعنے جاننا یا ادراک ہونا) کا رکن آخر "ی" کو بھی حذف کیا جانا چاہیئے جیسے "آزانت" (بمعنے وہ جان جائے گا یا اُسے معلوم ہو جائیگا)

(۱۰۴) عام طور پر "ی" طویل اعراب پر ختم ہونے والے کسی لفظ کے انقضائے ماضی و مضارع کے (ء)، (ہمزہ) کی جگہ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ:

| | | |
|---|---|---|
| من ءُ کایان | بمعنے | میں آؤں گا |
| من ءُ ورگائیان | " | میں کھا رہا تھا |

---

لہ صحیح تلفظ "آدنت" ہے۔ البتہ مشرقی بلوچی میں "آدات" استعمال ہوتا ہے۔ مترجم

۱۰۵ "ک" کو عام طور پر "ا" (الف) سے شروع ہونے والے مادوں سے بنے ہوئے مضارع کے آگے بطور سابقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ابتدائی "ا" (الف) ہمیشہ حذف کیا جاتا ہے جیساکہ:

آ (آ) کیلئے بمعنی آ — منءکایان بمعنی میں آؤنگا

آر (آر کیلئے) " لا — منءکاراں " میں لاؤنگا

ال " چھوڑ — منءکلان " میں چھوڑونگا

اوشت " کھڑے ہو — منءکوشتان[له] " میں کھڑا ہونگا

نوٹ:۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "ا" (الف) کے ساتھ لگے ہوئے اعراب کو "ک" اڑاتا ہے۔

(۱۰۶) جب کسی انکاری سابقہ (NEGATIVE PARTICLE) کے استعمال کی ضرورت پیش آئے تو "ک" کو لازماً حذف کرکے اسکی جگہ "نہ" لگایا جائے۔ جیساکہ:

نبایان بمعنی میں نہیں آؤں گا

میا " نہ آؤ یا مت آؤ

نلان " میں نہیں چھوڑوں گا

جب "ب" بطور سابقہ کے استعمال ہوتا ہے جیسے کہ عام طور پر زمان مستقبل کے اظہار کے وقت کیا جاتا ہے، تو "ک" کو بھی حذف کیا جاتا ہے جیساکہ

من بیایان بمعنی میں آؤنگا (میں آؤں؟)

من بلاں " میں چھوڑونگا (میں چھوڑوں؟)

---

له اصل تصریف "منءلوشتان" ہے۔ مترجم



## درجہ دوئم

### (۱۰۷) حال (PRESENT)

فعلِ حالیہ (PRESENT PARTICIPLE) کے ساتھ اقتضائے مضارع لگانے سے زمان حال کی تشکیل ہوتی ہے۔ وہ رکن آخر (TERMINATION) جو واحد غائب کی تشکیل کے وقت متوقع طور پر لگایا جاتا ہے، وہی ہے جو اسماء کے ساتھ لگایا جاتا ہے، (یعنی "نت") جیساکہ:۔

"پروشگا" بمعنی توڑتے ہوئے

من پروشگایاں بمعنی میں توڑ رہا ہوں

آ پروشگاینت " وہ توڑ رہے ہیں

### (۱۰۸) ماضی استمراری (IMPERFECT)

اقتضائے ماضی کو فعل حالیہ کے ساتھ ملانے سے ماضی استمراری کی تشکیل ہوتی ہے۔ جیساکہ:۔

پروشگا بمعنی توڑتے ہوئے

من پروشگاتیاں " میں توڑ رہا تھا

## درجہ سوئم

۱۰۹ ماضی (PRETERITE)

زمان ماضی (بشمول ماضی غیر معین یا ماضی متعین) اقتضائے مضارع کے ملانے سے تشکیل پذیر ہوتا ہے بجز واحد غائب ماضی معطوفہ کے ساتھ (کوئی بھی رکن آخر نہ لگایا جائے) مزید برآں جہاں تک واحد غائب کا تعلق ہے معطوفہ (PARTICIPLE) کا حرف آخر "ا" یا "گ" یا تو حذف کیا جائے یا تو پھر رکھ چھوڑا جائے۔ زیادہ تر

اس کا رکھ چھوڑنا مرجح ہے. جیسا کہ:-

آرست یا رستہ
یا رستگ } وہ پہنچا

(۱۱۰) "ء" اور "گ" جیسے حروف کی تغیر پذیری سے ماضی معطوفہ کی جو دو صورتیں ظاہر ہوتی ہیں، جیسا کہ پیرا ۱۰۶ اور ۱۰۷ میں مذکور ہے، اسلئے لازمی طور پر نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ماضی معطوفہ کی بجائے خود دو صورتیں ہیں. ایک ایسی صورت میں جب کہ ہر دو صورتیں استعمال کی جا رہی ہوں، یعنے بعض علاقوں میں ایک کے اور بعض میں دوسری کے استعمال کو عام طور پر ترجیح دیتے ہوں، تو یہ کہنا بہت مشکل نظر آتا ہے کہ کونسی صورت زیادہ عمومی طور پر استعمال ہوتی ہے. میں بذاتِ خود یہ سمجھنے پر زیادہ مائل ہوں کہ وہ صورت جو "گ" پر ختم ہوتی ہو. اسی کو زیادہ ترجیح دی جائے.

(۱۱۱) **انقضائے شخصی یا شخصی ارکانِ آخر** (PERSONAL TERMINATIONS)

من رستاں یا
رستگاں } میں پہنچا ہوں

من بیتاں یا بیتگاں — میں ہوا تھا (یعنی میں ہی تھا)
آشتنت یا شتگنت — وہ گئے یا جا چکے
جتن یا جتگن — مجھ سے یہ مارا گیا
وارتش یا وارتگش — کھا چکے یا ان سے یہ کھائے گئے

(۱۱۲) **ماضی بعید** (PLUPERFECT)

ماضی معطوفہ کے ساتھ انقضائے ماضی (PAST TERMINATION) لگانے سے ماضی بعید کی تشکیل ہوتی ہے. اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں جیسا کہ:-



من رستنتاں یا رستگتاں بمعنے میں پہنچا ہوا تھا

(۱۱۳) **ماضی مفروضہ یا مشروط** (HYPOTHETICAL OR SUBJUNCTIVE)

اس زمان کی تشکیل، ماضی معطوفہ کے رکن آخر "ء" یا "گ" کو حذف کرنے اور پھر اس حذف شدہ صورت (APOCOPATED FORM) کے ساتھ "ین" بڑھانے سے، اور پھر حتمی طور پر انقضائے مضارع (بجز واحد مخاطب کے، جب کوئی بھی رکن آخر بڑھایا نہ جاتا ہو) لگانے سے ہوتی ہے "اگر" (بمعنے اگر) ہمیشہ مقدر رہے اور حسب خواہش اس کا اظہار بھی کیا جا سکتا ہے. جیسا کہ:-

(اگر) من شتینتاں من
برات نمرتیت (یا نمرتگت) } اگر میں چلا جاتا تو میرا بھائی نہ مرتا.

اگر من نگن وارتین من مرتیتاں — اگر میں کھانا کھاتا تو مر جاتا.

(۱۱۴) اس زمان میں "ب" کو بطور سابقہ استعمال کرنے سے فعل میں پوشیدہ کام "ضرور"، "ہونا" "چاہیئے تھا" کا اظہار ہو سکتا ہے. جیسا کہ:

اگر آ منہ شتین تو بشتینے — اگر وہ نہ جاتا تو تمہیں جانا چاہیئے تھا.
تو بکتین بلے تو نکتہ — تمہیں یہ کرنا چاہیئے تھا لیکن تم نے نہیں کیا.

## درجۂ چہارم

(۱۱۵) **زمانہائے مرکب** (COMPOUND TENSES)

وہ زمانے جو حالت احتمالی (POTENTIAL SIGNIFICATION) کا اظہار کرتے ہوں، انکی تشکیل فعل "کنگ" (بمعنے کرنا یا کر سکنا) کے بعض زمانوں کو ماضی معطوفہ جنکے رکن آخر "ء" یا "گ" حذف کئے گئے ہوں، کے ساتھ لگانے سے ہوتی ہے جیسا کہ:-

من شُتۂ کنان بمعنے میں جاسکتا ہوں

آ ھمو دا شُت کُتہ " وہ وہاں جاسکتا تھا۔

(۱۱۶) ایک باقاعدہ فعل لازمی (REGULAR INTRANST:VE VEQB) کو بطور مثال لیتے ہوئے اور تخصیص ارکان آخر کے اطلاق کا مظاہرہ کرنے کیلئے ہم "رسگ" (بمعنے پہنچنا) لیتے ہیں، جس کی گردان مندرجہ ذیل ہے

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "پہنچنا"

رَسگ

فعل حالیہ — "پہنچ رہا ہے"

رَسگا

ماضی معطوفہ "پہنچنا"

رَسگ یا رستہ

فعل معروف۔ "پہنچتے ہوئے"

رسان

اسم فاعلی کا مصدر۔ "پہنچنے والا (جو ہمیشہ پہنچتا ہو)

رَسوک

مضارع — "میں شاید، ضرور پہنچوں گا وغیرہم

واحد

| | |
|---|---|
| متکلم | منہ رسان |
| مخاطب | تُو رسے |
| غائب | آ رسیت |



جمع

| | |
|---|---|
| متکلم | مارسِن یا مارسیں |
| مخاطب | شما رسیت |
| غائب | آرسنت |

حال — "میں پہنچ رہا ہوں" وغیرہم

واحد

| | |
|---|---|
| متکلم | من رسگایان |
| مخاطب | تورسگایے |
| غائب | آرسگاینت |

جمع

| | |
|---|---|
| متکلم | مارسگاین |
| مخاطب | شمارسگایت |
| غائب | آرسگاینت |

ماضی استمراری۔ (IMPERFECT) "میں پہنچ رہا تھا" وغیرہم

واحد

| | |
|---|---|
| متکلم | من رسگاییاں |
| مخاطب | تو رسگایتے |
| غائب | آرسگایت |

## جمع

متکلم — مارسگایتن

مخاطب — شمارسگایت

غائب — آرسگایںت

**ماضی مطلق (PRETERITE) "میں پہنچا یا پہنچ چکا" وغیرہم**

## واحد

متکلم — من رستان (یا) من رستیگان

مخاطب — تو رستے (یا) تو رستگے

غائب — آرستہ (یا) رستہ (یا) رستگ

## جمع

متکلم — مارستین

مخاطب — شمارستیت

غائب — آرستنت

**ماضی بعید (PLUPERFECT)، "میں پہنچا تھا" وغیرہم**

## واحد

متکلم — من رستتان (یا) من رستگتان

مخاطب — تو رستے (یا) تو رستگتے



غائب — آرستنت (یا) آرستگت

## جمع

متکلم — مارستتن (یا) مارستگتن

مخاطب — شمارستتت (یا) شمارستگتت

غائب — آرستنت (یا) آرستگتنت

**ماضی مفروضہ یا مشروط (HYPOTHETICAL PAST)، "اگر میں پہنچتا یا پہنچ پاتا"**

## واحد

متکلم — من رستینان

مخاطب — تو رستینے

غائب — آرستین

## جمع

متکلم — مارستینن

مخاطب — شمارستینت

غائب — آرستینت

**حال احتمالی (PRESENT POTENTIAL) "میں پہنچ سکتا ہوں" وغیرہ**

## واحد

متکلم — من رستءکنان

مخاطب — تو رستۓ کنے

غائب — آ رستۓ کنت

## جمع

متکلم — مارستۓ کنِن

مخاطب — شُمارستۓ کنِت

غائب — آرست کنت

**ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) "میں پہنچ سکتا تھا" وغیرھم**

## واحد

متکلم — من رَستِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب — تو رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب — آرست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

## جمع

متکلم — مارست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب — شُمارست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب — آھان رست کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

جیسا کہ پیرا ۳۴ میں کہا جا چکا ہے "ۓ" (ہمزہ) کسی بھی ایسے لفظ کے درمیان لگایا جاتا ہے جو کسی طویل اعراب اور مضارع پر ختم ہوتا ہو ؛ بالکل اسی طرح اگر یہی لفظ کسی زمانے کی تشکیل میں مستعمل ہو، باہم تو بھی یہی صورت کارفرما ہوگی۔



جیسا کہ حال احتمالی کے تذکرہ میں دکھایا گیا ہے یا کسی فعلِ مرکب کے کسی حصہ میں، جیسا کہ،

من چست ۓ کہ ان بمعنے میں اٹھا سکتا ہوں۔

حتیٰ کہ میرے خیال میں اگر مضارع کے فوری پیشتر کوئی طویل اعراب پر ختم ہونے والا لفظ ہو تو "ۓ" (ہمزہ) لگانے کی اجازت ہونی چاہیے تاکہ "ۓ" (ہمزہ) مختصر اعراب کے ہم جنس کے طور پر اپنے فوری بعد آنیوالے طویل اعراب کے ساتھ استعمال کیا جا سکے یا "ۓ" کو طویل اعراب میں ضم کیا جائے جو اس کے استعمال نہ کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ :۔

بۆکنُت یا بۆُ کنُت
یا بو کنُت } اس میں بدبو ہے

(۱۱۸) ذیل میں ایک بے قاعدہ فعلِ لازمی کی مثال پیش کی جاتی ہے۔

**مصدر یا حاصل مصدر "جانا"**

**رَوَگ**

**فعلِ حالیہ "جاتے ہوئے"**

**رَوگا**

**ماضی معطوفہ "گیا یا جا چکا"**

**شُتگ یا شُتہ**

**فعل معروف (ACTIVE PARTICIPLE) "جاتے جاتے"**

**راہ[1] رواجیِ**

**اسم فاعلی کا مصدر "عظیم راہرو یا جانیوالا"**

**رَوُوک**

---

[1] راہ روندی بھی مستعمل ہے۔

مضارع:- "میں شاید، ضرور جاؤں گا" وغیرہم

## واحد

متکلم — من ءُ رَوان
مخاطب — تؤ رَوے
غائب — آ رَوت

## جمع

متکلم — ما رَوِن
مخاطب — شُما رَوِت
غائب — آ رَوُنت

نوٹ:- جیسا کہ پیرا ۱۲، ۱۴۷ اور ۸۰ سے ظاہر ہے، مسند جو بالا زمان کے تلفظ میں ذیل کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

## واحد

متکلم — من ءُ رَوُون (یا) رَوِن (یا) رَبین
مخاطب — تو رَبے
غائب — آ رَوِت

## جمع

متکلم — ما رَبین



مخاطب — شُما رَبِت
غائب — آ رَوُنت

حال — "میں جا رہا ہوں"

## واحد

متکلم — من روگایان
مخاطب — تو روگایے
غائب — آروگاینت

## جمع

متکلم — ما رَوگاین
مخاطب — شُما روگایِت
غائب — آروگاینت

ماضی استمراری (IMPERFECT) "میں جا رہا تھا"

## واحد

متکلم — من روگایتان
مخاطب — تو روگایتے
غائب — آروگایت

## جمع

متکلم — ماروگایتِن

مخاطب شُمارو گا ئیت

غائب آرو گا یتنت

امر ——— "جاؤ"

| جمع | واحد |
|---|---|
| بُرَوِت | مخاطب - بُرَو |

ماضی مطلق (PRETERITE) "میں گیا" یا "میں جا چکا" وغیرہم

واحد

متکلم من شُتان (یا) شتگان

مخاطب تو شُتے (یا) شُتگے

غائب آشُت (یا) شُتہ (یا شُتگ

جمع

متکلم ما شُتن (یا) شُتگِن

مخاطب شُما شُتِت (یا) شُتگِت

غائب آشُتَنت (یا) شتگنت

ماضی بعید (PLUPERFECT) "میں گیا تھا" وغیرہم.

واحد

متکلم من شُتان (یا) شُتگتان



مخاطب تو شُتَتے (یا) شُتگتے

غائب آشُتَت (یا) شتگت

جمع

متکلم ما شُتتِن (یا) شُتگتِن

مخاطب شُما شُتتت (یا) شتگتت

غائب آشتتنت (یا) شتگتنت

ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) "اگر میں جاتا" وغیرہم

واحد

متکلم من شُتینان

مخاطب تو شُتینے

غائب آشُتین

جمع

متکلم ما شُتینن

مخاطب شُما شتینت

غائب آشتینت

حالِ احتمالی (PRESENT POTENTIAL) "میں جا سکتا ہوں" وغیرہم

واحد

متکلم من شُتء کنان

مخاطب — توشُت ءِ کنے

غائب — آشُت کنت

## جمع

متکلم — ماشُت کنِن

مخاطب — شُماشُت ءِ کنِت

غائب — آشُت کننت

**ماضی احتمالی (PAST POTENTIAL) "میں جاسکتا تھا" وغیرہم**

## واحد

متکلم — من شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب — توشُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب — شُت ءِ کُت (یا) کُتہ (یا) کتگ

## جمع

متکلم — ماشُت ءِ کت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب — شُماشُت ءِ کت (یا) کُتہ (یا) کتگ

غائب — آھاں شُت کُت (یا) کتہ (یا) کتگ

(۱۱۹) اب ایک ایسے بے قاعدہ فعلِ لازمی (IRREGULAR INTRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے جو "ا" (الف) سے شروع ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو پیرا نمبر ۱۰۵)



**مصدر، حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "آنا" وغیرہم**

آیگ

مادہ "آ"

**فعل حالیہ —— "آرہا ہے"**

اتکگ (یا) اتکہ

**فعل معروفہ —— "آتے ہوئے"**

(الف) رواجی (آیان)

**اسم فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY) "آنے والا" جو ہمیشہ آتا ہو**

آیوک

**مضارع ـ "میں شاید، ضرور آؤں گا" وغیرہم**

## واحد

متکلم — من ءِ کایان

مخاطب — توءِ کایے

غائب — آ کیت

## جمع

متکلم — ما کاین

مخاطب — شُما کایت

غائب — آکاینت

نوٹ: میں نے کبھی "کاشیت" کو واحد غائب میں استعمال ہوتے ہوئے نہیں سنا ہے۔ اسیطرح نہ ہی فعل "زایگ" (بمعنے جننا) کو مضارع کے واحد غائب میں "زیت" استعمال ہوتے ہوئے سنا ہے۔ لیکن یہ اختصار ان افعال میں عام نہیں ہے جیسے مادے "اَ" پر ختم ہوتے ہوں۔ جیساکہ ازاں بعد آنے والے افعال میں دیکھا جاسکتا ہے۔

## حال —— "میں آرہا ہوں وغیرہ"

### واحد

متکلم — من آیگایاں

مخاطب — تو آیگلیے

غائب — آآیگاینت

### جمع

متکلم — ما آیگاین

مخاطب — شما آیگایت

غائب — آآیگاینت

## ماضی استمراری (IMPERFECT) "میں آرہا ہوں"

### واحد

متکلم — من آیگایتان



مخاطب — تو آیگایتے

غائب — آآیگایت

### جمع

متکلم — ما آیگایتن

مخاطب — شُما آیگایتِت

غائب — آآیگایتنت

## امر —— "آ"

| | واحد | جمع |
|---|---|---|
| مخاطب | بئا | بئا آیت |

## ماضی مطلق (PRETERITE) "میں آیا یا آچکا ہوں" وغیرہم

### واحد

متکلم — من اتکان (یا) اتکگان

مخاطب — تو اتکے (یا) اتگے

غائب — آ اتک (یا) اتکہ (یا) اتگ

### جمع

متکلم — ما اتکن (یا) اتکگن

مخاطب — شُما اتکیت (یا) اتکِت (یا) اتکگِت

غائب — آ اتکنت (یا) اتکگنت

## ماضی بعید (PLUPERFECT) "میں آیا تھا" وغیرہم

### واحد

متکلم — من اتکتان (یا) اتکگتان

مخاطب تو اتکتئے (یا) اتکگئے

غائب آ اتکت (یا) آ اتکگت

## جمع

متکلم ما اتکتن (یا) اتکگتن

مخاطب شما اتکتت (یا) اتکگتت

غائب آ اتکتنت (یا) اتکگتنت

## ماضی مفروضہ (HYPOTHETICAL PAST) — "اگر میں آتا" وغیرہم

## واحد

متکلم من اتکیناں

مخاطب تو اتکینے

غائب آ اتکین

## جمع

متکلم ما اتکینں

مخاطب شما اتکینِت

غائب آ اتکیننت

## حالِ احتمالی — "میں آسکتا ہوں" وغیرہم

## واحد

متکلم من اتکءَ کناں

مخاطب تو اتکءَ کنے

غائب آ اتکءَ کنت



## جمع

متکلم ما اتکءَ کنن

مخاطب شما اتکءَ کنِت

غائب آ اتکءَ کننت

## ماضی احتمالی — "میں آسکتا تھا" وغیرہم

## واحد

متکلم من اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب تو اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب آ اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

## جمع

متکلم ما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

مخاطب شما اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

غائب آھاں اتک کُت (یا) کُتہ (یا) کُتگ

(۱۲۰) اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہیئے کہ مذکورہ بالا کے ساتھ فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا)، جیسا ایک نمونہ (PARADIGM) لگانا چاہیئے جو اس کے چند زمانوں میں سے جزیا تو متفرق افعال کی تشکیل میں اور یا تو پھر عمومی طور پر استعمال ہوتے ہوں۔ یہ اور روزمرہ کے استعمال کے دیگر بہت سے افعال، جنکے مادے "ر ری" پر ختم ہوتے ہوں، شخصی ارکانِ آخر سے بیشتر اس حرف کو حذف کردیتے ہیں اور اس طرح انہیں یہ معمولی تبدیلی آجاتی ہے۔ یہ تو بروانی سے گفتگو کے دوران ہوتا ہے ورنہ عام طور پر یہ ضروری نہیں سا ہے۔

مصدر - حاصل مصدر یا اسم مصدر - "ہونا" وغیرہ

بَیگ

مادہ —— "ہونا"

بَی

فعل حالیہ ——— "ہوتے ہوئے"

بَیگا

ماضی معطوفہ ——— "ہوا"

بیتگ یا بیتہ

مضارع - "میں شاید، ضرور ہو جاؤں گا" وغیرہم

واحد

متکلم — من بیان (یا) بین

مخاطب — تو بیئے (یا) بے

غائب — آ بیت

جمع

متکلم — ما بَین (یا) بن

مخاطب — شُما بِیت (یا) بت

غائب — آ بینْت (یا) بنْت

حال - "میں ہو رہا ہوں یا ہوں گا" وغیرہم

واحد

متکلم — من بَیگایان

مخاطب — تو بَیگایے



غائب — آ بَیگاینت

جمع

متکلم — ما بَیگاین

مخاطب — شُما بَیگایت

غائب — آ بیگاینْت

ماضی استمراری - "میں تھا یا ہوا کرتا تھا" وغیرہم

واحد

متکلم — من بَیگایتان

مخاطب — تو بیگایتے

غائب — آ بیگایت

جمع

متکلم — ما بَیگایتن

مخاطب — شُما بَیگایتِت

غائب — آ بَیگایتنْت

نوٹ:۔ اس زمانہ کا استعمال شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اس کی جگہ پر عام طور پر ماضی مطلق کا استعمال ہوتا ہے۔

امر ——— "ہو جا" وغیرہ

| واحد | جمع |
| --- | --- |
| بَی | بَیت |

ماضی مطلق ——— "میں تھا یا ہوا" وغیرہم

واحد

متکلم من بیتنان (یا) بیتگان
مخاطب تو بیتے (یا) بیتگے
غائب آ بیت (یا) بیته (یا) بیتگ

## جمع

متکلم ما بیتن (یا) بیتگن
مخاطب شما بیتت (یا) بیتگت
غائب آ بیتنت (یا) بیتگنت

ماضی بعید ——— "میں ہوتا تھا" وغیرھم

## واحد

متکلم من بیتتان (یا) بیتگتان
مخاطب تو بیتتے (یا) بیتگتے
غائب آ بیتت (یا) بیتگت

## جمع

متکلم ما بیتتن (یا) بیتگتن
مخاطب شما بیتتت (یا) بیتگتت
غائب آ بیتنت (یا) بیتگتنت

ماضی مفروضہ ——— "اگر میں ہوتا" وغیرھم

## واحد

متکلم من بیتینان
مخاطب تو بیتیئے
غائب آ بیتین



## جمع

متکلم ما بیتینن
مخاطب شما بیتینت
غائب آ بیتینت

نوٹ۔ اس فعل کو کوئی بھی حالتِ احتمالی (POTENTIAL MOOD) نہیں ہے البتہ حسب ضرورت احتمالی صورت یا حالتِ شرطیہ (SUBJUNCTIVE) کا اظہار حالت بیانیہ (INDICATIVE) کی تشکیل کرکے کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ:۔

منی پہ ولایت من بیتتان = میری یہ خواہش تھی کہ میں ہوتا
من ولوتان من ءبان = اگر میں چاہوں تو میں ہو سکتا ہوں

(۱۲۱) ذیل میں باقاعدہ فعل متعدی (REGULAR TRANSITIVE VERB) کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

مصدر۔ حاصل مصدر یا اسم مصدر۔ "توڑنا" وغیرھم

پروشگ

مادہ ——— "توڑو"

پروش

فعل حالیہ ——— "توڑتے ہوئے"

پروشگا یا پروشان

ماضی مطلق ——— "توڑا" وغیرھم

پروشتگ (یا) پروشتہ

اسم فاعلی کا مصدر (VERBAL NOUN OF AGENCY) "توڑنے والا" وغیرھم

## پروشوک

مضارع ——— "میں شاید، ضرور توڑوں گا" وغیرہم

### واحد

متکلم — من پروشان

مخاطب — توءِ پروشے

غائب — آپروشیت

### جمع

متکلم — ماپروشین

مخاطب — شماپروشیت

غائب — آپروشنت

حال — "میں توڑ رہا ہوں" وغیرہم

### واحد

متکلم — من پروشگایان

مخاطب — توپروشگایے

غائب — آپروشگاینت

### جمع

متکلم — ماپروشگایین

مخاطب — شماپروشگاییت

غائب — آپروشگاینت

ماضی استمراری — "میں توڑ رہا تھا" وغیرہ



### واحد

متکلم — من پروشگایتان

مخاطب — توپروشگایتے

غائب — آپروشگایت

### جمع

متکلم — ماپروشگایتین

مخاطب — شماپروشگایتیت

غائب — آپروشگایتنت

ماضی مطلق — "میں نے توڑا یا مجھ سے توڑا گیا" وغیرہم

### واحد

متکلم — من — پروشت (یا) پروشتہ (یا)

مخاطب — تو — پروشتگ (اور) پروشتنت

غائب — آیا — (یا) پروشتگنت

### جمع

متکلم — ما — پروشت (یا) پروشتہ (یا)

مخاطب — شما — پروشتگ (اور) پروشتنت

غائب — آھان — (یا) پروشتگنت

ماضی بعید — "مجھ سے توڑا گیا تھا" وغیرہم

### واحد

متکلم — من — پروشتت (یا) پروشتگت

مخاطب — تو — (اور) پروشتتنت (یا)

غائب — آیا — پروشتگتنت

## ماضی مفروضہ — "اگر مجھ سے توڑا جاتا" وغیرہم

### واحد

متکلم من
مخاطب تو } پروشتین (اور) پروشتینت
غائب آیا

### جمع

متکلم ما
مخاطب شُما } پروشتین (اور) پروشتینت
غائب آھان

## حال احتمالی — "میں توڑ سکتا ہوں" وغیرہم

### واحد

متکلم من پروشتہ کنان
مخاطب تو پروشتء کنے
غائب آپروشتء کنت

### جمع

متکلم ما پروشتء کنِن
مخاطب شُما پروشتء کنت
غائب آپروشتء کننت

## ماضی احتمالی — "میں توڑ سکتا تھا" وغیرہم

### واحد



متکلم من پروشت } کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب تو پروشت } کُتگ (اور) کُتنت
غائب آیا پروشت } (یا) کتگنت

### جمع

متکلم ما پروشت } کُت (یا) کُتہ (یا)
مخاطب شُما پروشت } کُتگ (اور) کُتنت
غائب آھان پروشت } (یا) کُتگنت

(۱۳۲) ذیل کی چند مثالیں، جنہیں ایسے جملوں کی تشکیل کی وضاحت ہے، جنہیں فعل متعدی کا استعمال ہوتا ہے، شاید کارآمد ثابت ہوں، میں آسانی کی خاطر ماضی معطوفہ کی صرف ان صورتوں کو پیش کروں گا جو "گ" پر ختم ہوتی ہیں۔

من وتی لوگ پروشتگ بمعنے } میں نے اپنا گھر توڑا (مجھ سے میرا گھر ٹوٹا)

من وت وتی لوگ پروشتگ " } میں نے خود اپنا گھر توڑا (مجھ سے ہی میرا گھر توڑا گیا)

ھمامردا منی لوگ پروشتگ " } اس آدمی نے میرا گھر توڑا (اس آدمی سے میرا گھر توڑا گیا)

ھمامردمنی لوگا پروشیت " } وہی آدمی میرا گھر توڑے گا

آمنی لوگا پروشیت " } وہ میرا گھر توڑے گا

آمنی لوگ پروشتگ " } اس نے میرا گھر توڑا

آمنی لوگا پروشنت " } وہ میرا گھر توڑیں گے

| | | |
|---|---|---|
| آھان منی لوگ پروشتگ | بمعنے | انہوں نے میرا گھر توڑا |
| آیا منی لوگ پروشتگنت | ″ | اس نے میرے گھر توڑے ہیں |
| آھان آیی لوگ پروشتگنت | ″ | انہوں نے اسکے گھر توڑے ہیں |
| تو آھی لوگ پروشتگ | ″ | تم نے اس کا گھر توڑا |
| شما آھی لوگ پروشتگ | ″ | تم لوگوں نے اس کا گھر توڑا |
| آیا آھانی لوگ پروشتگ | ″ | اس نے انکا گھر توڑا |
| اِشیا آپروشتگ | ″ | اِس نے اُسکو توڑا |
| آیا اے پروشتگ | ″ | اُس نے اِسکو توڑا |
| آیا آپروشتگنت | ″ | اُس نے اِنکو توڑا ہے |
| اِشیا آپروشتگنت | ″ | اِس نے اُنکو توڑا ہے |
| آیا آجتگ | ″ | اُس نے اُنکو مارا |
| اِشیا آجتگ | ″ | اِس نے اُسکو مارا |
| اِشیا آجتگنت | ″ | اِسنے اُنکو مارا ہے |
| آھان اے جتگ | ″ | اُنہوں نے اِسکو مارا |
| اے آھان ءِ جنت | ″ | یہ اُنکو مارے گا |
| آ اِشیا جنت | ″ | وہ اسکو مارینگے |
| اے اِشیا جنت | ″ | یہ اِس کو مارے گا |
| اِشیا اے جتگ | ″ | اِس نے اِسکو مارا |

(۱۲۳) یہ ضروری نہیں کہ بے قاعدہ فعل متعدی کی کوئی مثال پیش کی جائے چونکہ ماضی معطوفہ سے اب واقفیت ہو چکی، اسلئے اب کسی قسم کی بھی مشکلات کے درپیش ہونے کا احتمال نہیں رہا۔



## طورِ مجہول (PASSIVE VOICE)

(۱۲۴) عام طور پر مجہول کا اظہار ہمیشہ یا تو مصدر یا حاصل مصدر کے فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بیگ" (بمعنے ہونا) سے پیشتر استعمال کرنے سے ہوتا ہے؛ مجہول مضارع (AORIST PASSIVE) کے لئے بلا فاعل کے مضارع فعل معروفہ (AORIST PASSIVE)؛ حال یا مجہولِ استمراری (IMPERFECT PASSIVE) کے لئے حالی یا استمراری معروفہ (IMPERFECT ACTIVE) بہمراہ فاعل جو مضاف الیہ (GENITIVE) میں ہو (جسکو میں نے، آسانی کی خاطر، فعل حالیہ ——— (PRESENT PARTICIPLE) قرار دیا ہے، وہ در حقیقت حاصل مصدر "مقام" "و کیفیت" کا اسم ظرف (DATIVE) ہے۔ ملاحظہ ہو پیرا ۹۲)؛ اور مجہول ماضی (PASSIVE PAST) کیلئے، اسم فاعلی (AGENT NOUN) کے اظہار کے بغیر ماضی معروفہ (ACTIVE PAST) لیکن صیغہ غائب کے اجزائے لاحقہ (POST POSITIONS) کا بطور ملحق لگانا ضروری ہے (ملاحظہ ہو پیرا ۶۲ سے ۶۷ تک)۔ بیشک میں اس سلسلے میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ انکو لگایا جائے یا چھوڑ دینا چاہیئے۔

| | |
|---|---|
| من جنگا ئن[1] | مجھے مارا جارہا ہے |
| من جنگا ئیت[1] | میں مارا جارہا تھا |
| من جنگ بیتگتان<br>(یا) منا را جتگتے<br>(یا) منا جتگتش | میں مارا گیا تھا |
| آجنگ بیتگنت (یا) جتگتے (یا)<br>آتش جتگنت. | انہیں مارا گیا تھا. |

(۱۲۵) ## افعالِ علت (CASUAL VERBS)

افعالِ علت فعلِ متعدی سے مصدر کے مادے اور رکن آخر ( "گ" ) کے درمیان "این" لگنے سے تشکیل پاتے ہیں، چنانچہ (اس طرح جب ) ایک نیا فعل بن جائے تو اس کی گردان بھی دیگر افعال کی طرح ہوگی، جیسا کہ "پروشگ" (بمعنے توڑنا) سے "پروشاینگ" (بمعنے تڑوانا)؛ "لوٹگ" (بمعنے مانگنا) سے "لوٹاینگ" (بمعنے منگوانا)

(۱۲۶) افعالِ لازمی (INTRANSITIVE VERBS) مادے اور مصدری رکن آخر (INFINITIVAL TERMINATION) "گ" کے درمیان یا تو "آین" یا "آن" اور پھر یا تو "ین" لگاتے ہیں جیسا کہ:- "رسگ" (بمعنے پہنچنا) سے "رساینگ" اور "رسانگ" اور "رسینگ" (بمعنے پہنچوانا یا بھجوانا)۔ "رسینگ" کے معنی جالینا بھی ہے اور اغلب طور بر امر کے معنی کے اظہار کیلئے مندرجہ بالا ہر دو کو بھی

[1] "من جنگا ئن" صحیح ہے [2] یہاں بھی "منِ" (منی) کے بجائے "منِ جتگاییت" درست ہے. (مترجم)



استعمال کیا جاسکتا ہے.

(۱۲۷) افعالِ بے قاعدہ میں سے بعض اپنی علت کی تشکیل مختلف طور پر کرتے ہیں جیسا کہ "گوزگ" (بمعنے گزرنا) سے "گوازینگ" (بمعنے گزارنا)، "تچگ" (بمعنے دوڑنا) سے "تاچگ"[1] (بمعنے دوڑانا)؛ "نندگ" (بمعنے بیٹھنا) سے "نادینگ" (بمعنے بٹھانا)؛ "وسپگ" (بمعنے سونا) سے "واپینگ" (بمعنے سُلانا)

## افعالِ مرکب (COMPOUND VERBS)

(۱۲۸) بلوچی میں افعالِ مرکب کی ایک کثیر تعداد موجود ہے، جو ہمہ اقسام کے اسماء (بشمول صفت وغیرہم) کے ساتھ بعض بلوچی افعال کو مربوط کرنے سے بنتے ہیں۔ فی الوقت افعال کے اس طرح استعمال سے وہ اکثر اپنا صحیح معانی کھو دیتے ہیں، چنانچہ "کپگ" (بمعنے گرنا) سے "درکپگ" (بمعنے باہر نکل جانا)؛ "ایر کپگ" (بمعنے نیچے اُترنا)؛ "سر کپگ" (بمعنے اوپر چڑھنا) اور بہت سے دیگر۔

ذیل میں وہ اہم فعل ہیں جو ایسے اتحادِ لفظی (COMBINATIONS) میں کام آتے ہیں:-

| | | |
|---|---|---|
| کنگ | بمعنے | کرنا |
| آرگ | " | لانا |
| گرگ | " | پکڑنا |
| کپگ | " | گرنا |

[1] "تاچینگ" زیادہ صحیح ہے (مترجم)

| | | |
|---|---|---|
| دَیگ | بمعنے | دینا |
| آیگ | " | آنا |
| بَرگ | " | لینا |
| گیجگ | " | ڈالنا یا ناکام ہونا۔ اسقاط ہونا |

## افعالِ انکاری (NEGATIVE VERBS)

(۱۲۹) "نہ" یا "مہ" (بمعنے نہیں) کو بطور سابقہ لگانے سے افعال کو انکاری بنایا جاتا ہے۔ جیساکہ:۔

| | | |
|---|---|---|
| آنرووت | بمعنے | وہ نہیں جائے گا |
| آئی نپروشت | " | اسنے نہیں توڑا |

(۱۳۰) "مہ" کو امر کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے "امتناعیت" (PROHIBITION) کا اظہار ہوتا ہے۔ جیساکہ:۔

| | | |
|---|---|---|
| مرو | بمعنے | نہ جاؤ یا مت جاؤ |
| مَپروش | " | نہ توڑو یا مت توڑو |

(۱۳۱) "مہ" بعض اوقات "ورنہ" یا "نہ ہوتا ہو" کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیساکہ:۔

آئیا بدار مئی } اسے پکڑو (روکو) ورنہ میرے گھر کو توڑیگا
لوگا مپروشت } (میرے مکان کو نہ توڑے)

اگر آ مصیبل امیدیں } اگر وہ یہاں نہ ہوتا
مسک شرکت } تو بہت ہی اچھا ہوتا

(۱۳۲) "نہ" اور "مہ" تا سوقت "نیء" اور "میء" بن جاتے ہیں جب وہ کسی ایسے فعل کے ساتھ بطور سابقہ لگائے جائیں جو "آ" یا "ا" سے



شروع ہوتے ہوں (بجز "است" کے جب "نہ" "نیء" ہو جاتا ہے) جیساکہ:۔

| | | |
|---|---|---|
| میا | بمعنے | نہ آؤ یا مت آؤ |
| نیایان | " | میں نہیں آؤں گا |
| نیِلان | " | میں نہیں چھوڑوں گا |
| میِل | " | نہ چھوڑو یا مت چھوڑو |
| منا نیست | " | میرے پاس نہیں ہے |

نوٹ:۔ اس بات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ الفِ مخفی حذف کیا جاتا ہے۔

(۱۳۳) وہ افعال جو "او" سے شروع ہوتے ہوں ان کے ساتھ "ت" اور "مہ" بطور سابقہ لگایا جاتا ہے۔ جیساکہ:۔

| | | |
|---|---|---|
| نوشتیت | بمعنے | وہ کھڑا نہیں ہوگا۔ |

(۱۳۴) بلوچی میں "دارگ" (بمعنے ہونا) جیسا فعل نہیں ہے، جو فارسی فعل "داشتن" کی طرح ایک ہی مادے سے نکلا ہو جسکے معنی "ہونا" اور جو بلوچی میں "پکڑنا"۔ "رکھنا"۔ "قائم رہنا"۔ "رکنا"۔ "حفاظت کرنا" "روکنا" ہے۔ اس کی جگہ "است" یا "ہست" یا "استنت" یا "ہستنت" (بمعنے ہے)، یا "استِنت" یا "ھستِنت" (بمعنے ہیں)، اور بعض اوقات اسکے حال کیلئے مجازاً اصیغہ غائب کے شخصی ارکانِ آخر استعمال ہوتے ہیں، وہ اسم یا ضمیر جو "قابض" کا اظہار کرتے ہوں ان کا استعمال یا تو اسم کے مفعول ثانی کی صورتِ اوّل (IST FORM OF DATIVE) میں ہوتا ہے۔ اور یا تو پھر حرفِ ربط (PREPOSITION) کے ساتھ حالتِ تشکل میں (حروفِ ربط ملاحظہ ہوں پیرا ۱۲۳ تا ۱۴۵)، اور اسکے زمانہائے ماضی کے لئے فعلِ معاون (AUXILIARY VERB) "بَیگ" (بمعنے ہونا) اسی طریقہ

پر استعمال ہوتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| گون منت (یا) من گو اُمنت (یا منا گو منت | وہ میرے پاس ہے۔ |
| منا هست (یا) گون من هستنت | میرے پاس کچھ ہے |
| اگر گون من بیتین من ترا دات اَنت | اگر میرے پاس ہوتا تو میں تمہیں کل دیدیتا |
| اگر مردءِ گورا بیت چه آبا بزیئے اگو جنینءِ گورا اَنت آیا یله دی | اگر مرد کے پاس ہو تو اسے اس سے لے لینا؛ اگر عورت کے پاس ہو تو اسے چھوڑ دینا۔ |

۵۴. ذیل میں حوالہ کے لئے چند باقاعدہ (REGULAR) اور بے قاعدہ (IRREGULAR) افعال کی فہرستیں دی جاتی ہیں۔ یہ ضروری معلوم نہیں ہوتا کہ ماضی معطوفہ کی دونوں صورتیں یہاں پیش کی جائیں، چنانچہ میں صرف اس صورت کو پیش کروں گا جو "ہ" (ھ) پر ختم ہوتی ہو۔

| مصدر INFINITIVE | مادہ ROOT | واحد غائب مضارع 3rd. SINGULAR AORIST | ماضی معطوفہ PAST PARTICIPLE | |
|---|---|---|---|---|
| اِلگ | اِل | کِلیت | اِشته | چھوڑنا |
| پچگ | پچ | پچیت | پشته پکه | پکانا (تندور میں پکانا یا اُبالنا) |
| برگ | بر | بارت | بُرته | لے جانا |



| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| جنگ | جن | جنت | جته | مارنا۔ حملہ کرنا |
| بیگ | بی | بیت | بیته | ہونا۔ ہوجانا |
| سُنبگ | سُنب | سُنبیت | سُنبته[1] | چھیدنا |
| سوچگ | سوچ | سُوچیت | سُتکه | جلانا |
| سُچگ | سُچ | سُچیت | سُتکه | جلنا |
| گچینگ | گچین | گچینت | گچته[2] | انتخاب کرنا۔ |
| آیگ | آ | کیت | اتکه | آنا |
| گرادگ | گراد | گرادیت | گراسته | پکانا |
| مِرگ | مر | مِریت | مُرته | مرنا |
| نِندگ | نِند | نِندیت | نِشته | بیٹھنا۔ قیام کرنا |
| وَرگ | وَر | وارت | وارته | کھانا یا پینا |
| بریجگ | بریج | بریجیت | بریتکه | فرائی کرنا (تیل وغیرہ میں) |
| دیگ | دی | دات | داته | دینا |
| تاچگ | تاچ | تاچیت | تاتکه | سرپٹ دوڑانا |
| رَوَگ | رَو | روت | شته | جانا |
| رُدگ | رُد | رُدیت | رُسته | اُگنا |
| دُرُشگ | دُرُش | دُرُشیت | دُرُشته | پیسنا |
| درنجگ | درنج | درنجیت | درتکه | لٹکانا |

---

[1] سُبته زیادہ صحیح ہے۔ (مترجم)

[2] یا گچینته۔ (مترجم)

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| دارگ | دار | داریت | داشتہ | پکڑنا۔ روکنا |
| وپسگ | وپس | وپسیت | وپتہ | سونا۔ لیٹ جانا |
| گوزگ | گوز | گوزیت | گوستہ | گزر جانا۔ |
| چنگ | چن | چنت | چتہ | اُٹھانا (پا لینم |
| سندگ | سِند | سِندیت | سِستہ | توڑنا (کھینچ کر) |
| چوپگ | چوپ | چوپیت | چُپتہ | کُوٹنا |
| گوجگ | گوج | گوجیت | گوتکہ | اکھاڑنا (جڑ سے) |
| وانگ | وان | وانیت | ونتہ | پڑھنا |
| رُنگ | رُن | رُنیت | رُتہ | فصل کاٹنا |
| تچگ | تچ | تچیت | تتکہ | بھاگنا |
| ریچگ | ریچ | ریچیت | ریتکہ | بکھیرنا (پانی وغیرہ پھینکنا) |
| گِوگ | گِو | گِت | گِپتہ | پکڑنا |
| دوچگ | دوچ | دوچیت | دوتکہ | سینا |
| نندگ | نِند | نندیت | نشتہ | بیٹھنا |
| ریسگ | ریس | ریسیت | رستہ | بُننا (اون وغیرہ کا) |
| روپگ | روپ | روپیت | رُپتہ | جھاڑو دینا |
| مچگ | مچ | مِچیت | مِتکہ | چُوسنا (بچے کا دودھ وغیرہ) |
| زیرگ | زِیر | زیریت | زُرتہ | لینا۔ لے لینا |
| بوجگ | بوج | بوجیت | بوتکہ | کھولنا |

۵ رُنت



| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شودگ | شود | شودیت | شُشتہ | دھونا۔ دھو ڈالنا |
| نبیسگ | نبیس | نبیسیت | نبشتہ | لکھنا |

## افعالِ باقاعدہ (REGULAR VERBS)

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سنبھگ | سنب | سنبھیت | سنبھتہ | سینگھار کرنا۔ آراستہ کرنا |
| رَسگ | رس | رسیت | رستہ | پہنچنا |
| وَکگ | وکگ | وکیت | وکتہ | بھونکنا (کتے کا) |
| زائیگ | زا | زیت | زاتہ | جننا |
| گسگ | گس | گسیت | گَسِتہ | کاٹنا (منہ سے) |
| پروشگ | پروش | پروشیت | پروشتہ | توڑنا |
| پرُشگ | پروش | پرشیت | پرشتہ | ٹوٹنا |
| جائیگ | جا | جائیت | جاتہ | چبانا |
| گڈگ | گڈ | گڈیت | گڈِتہ | ٹکڑے ٹکڑے کرنا |
| کُلگ | کُل | کُلیت | کُلِتہ | کھانسنا |
| پٹگ | پٹ | پٹیت | پٹتہ | ٹپکنا |
| بڈگ | بِڈ | بڈیت | بڈتہ | جھک دینا۔ ڈوب جانا |
| ھکلگ | ھکل | ھکلیت | ھکلتہ | چلانا (گاڑی وغیرہ) ہانکنا |
| گلاینگ | گلاین | گلاینیت | گلاینتہ | ہانکنا۔ بھگانا۔ دھکا دینا |
| تاپگ | تاپ | تاپیت | تاپتہ | سینکنا |
| پترگ | پتر | پتریت | پترتہ | گھسنا (اندر داخل ہونا) |
| ترسگ | ترس | ترسیت | ترُستہ | ڈرنا۔ گھبرانا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| مڑگ | مڑ | مڑیت[1] | مِڑته | جھگڑنا. لڑنا |
| کپگ | کپ | کپیت | کپته | گرنا |
| لکگ | لِک | لکیت | لِکته | پیچ نکلنا |
| جگرگ | جِگِر | جگرِیت | جگِرته | بیچ نکلنا |
| بخشگ | بکش | بکشیت | بکشته | بخش دینا. معاف کرنا |
| بَدَگ | بَد | بدِیت | بدِته | منجمد ہونا |
| کٹگ | کٹ | کٹیت | کٹته | جیتنا. حاصل کرنا |
| تپگ | تپ | تپیت | تپته | چھپنا. اپنے آپکو چھپانا |
| لگگ | لگ | لگیت | لگته | لگنا. متصادم ہونا. |
| سِتگ | سِت | سِتیت | ستِته | کودنا. پھاندنا (ایک ٹانگ سے) |
| گپینگ | گپین | گپینیت | گپینته | باہم جوڑنا |
| سِرگ | سِر | سِریت | سِرته | بڑبڑانا. ہڑبڑا اٹھنا |
| کُشگ | کُش | کُشیت. | کُشته | مارنا (جان سے) |
| زانگ | زان | زانت | زانته | جاننا |
| کندگ | کند | کندیت | کندِته | ہنسنا |
| چٹگ | چٹ | چٹیت | چٹته | چاٹنا |
| لڈگ | لڈ | لڈِیت | لڈِته | بوجھ لادنا |
| چارگ | چار | چارِیت | چارِته | دیکھنا |
| بلگ | بَل | بُلیت | بُلته | بھولنا |

[1] یہ غالباً چھپائی کی غلطی ہے، اصل لفظ "مڑیت" ہے۔ (مترجم)



| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| شموشگ | شموش | شموشیت | شموشته | بھول جانا. فراموش کرنا |
| شِدگ | شِد | شدِیت | شِدته | ہنہنانا |
| مَنگ | مَن | منیت | منته | ماننا. تسلیم کرنا |
| گوپگ | گوپ | گوپیت | گوپته | بُننا |
| کِشگ | کِش | کشیت | کِشته | بونا. اُگانا |
| گلایگ | گَلا | گلائیت | گلاته | تعریف کرنا |
| کَشگ | کَش | کَشیت | کشِته | نکالنا |
| بَجگ | بج | بجیت | بجته | پچھتانا |
| دِرگ | دِر | دِریت | دِرته | چیرنا. پھاڑنا |
| دُزگ | دُز | دُزیت | دُزِته | لوٹنا. چرانا |
| لیٹگ | لیٹ | لیٹیت | لیٹته | لیٹنا (ایک پہلو پر) |
| آلیٹگ | آلیٹ | آلیٹیت | آلیٹِته | لوٹنا |
| لتارگ | لتار | لتارِیت | لتارته | ملنا |
| مُشگ | مُش | مُشیت | مُشته | مالش کرنا |
| رُمبگ | رمب | رُمبیت | رُمبته | بے تحاشا جانا |
| گوشگ | گوشیت | گوشته | گوشته | کہنا. بولنا |
| کِکرگ | ککر | ککرِیت | ککرِته | کھرچنا |
| چانگرگ | چانکر | چانکرِیت | چانکرته | نوچنا |
| بُوشگ | بُوش | بُوشیت | بُوشته | دبا کر بند کرنا (آنکھ، ہاتھ کا) |
| بُڈگ | بُڈ | بُڈیت | بُڈِته | ڈوبنا |
| بُکگ. | بُک | بُکیت | بُکته | ڈبونا. پانی میں ڈبکی دینا |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| سرارگ | سرار | سراریت | سرارته | چالنا۔ چھالنا (غلے وغیرہ کا) |
| شترگ | شِتر | شِتریت | شترته | پھسلنا |
| تگشگ | تگش | تگشیت | تگشته | پھسلنا |
| بُلینگ | پُلین | پُلینیت | پلینته | گھومنا |
| هرگ | هر | هریت | هرته | تکرار کرنا |
| اوشتگ | اوشت | اوشتیت | اوشتاته | کھڑا ہونا |
| بالایگ | بالا | بالائیت | بالا | چھالنا (پانی یا دودھ کا) |
| تجینگ | تجین | تجینیت | تجینته | پھیلانا |
| چنڈگ | چنڈ | چنڈیت | چنڈته | ہلانا |
| توسینگ | توسین | توسینیت | توسینته | چوٹ سے بیہوش کرنا |
| تُسگ | تُس | تُسیت | تُسته | بیہوش ہونا |
| پلکگ | پلگ | پلکیت | پلکته | نگلنا |
| کھگ | کھ | کھیت | کھته | تھکنا۔ آزردہ ہوجانا |
| لوزگ | لرز | لوزیت | لرزته | لرزنا |
| پرینگ | پرین | پرینیت | پرینته | گرادینا |
| ترگ | تر | ترِیت | ترِته | لوٹنا۔ چہل قدمی کرنا |
| شانگ | شان | شانیت | شانته | قے کرنا |
| لوٹگ | لوٹ | لوٹیت | لوٹته | مانگنا۔ طلب کرنا |
| بُلگ | پُل | پُلیت | پُلته | بھیجنا |
| بتایگ | بتا | بتائیت | بتاته | لیٹنا |

---



# ساتواں باب

## حروفِ سابقہ (PARTICLES)

(۱۳۶) حروفِ سابقہ کے ضمن میں ظرف (ADVERBS) حروفِ ربط (PREPOSITIONS) حروفِ بجائیہ (INTERJECTIONS) اور حروفِ علت (CONJUNCTIONS) آجاتے ہیں۔

(۱۳۷) ظرفِ مکانی (ADVERB OF PLACE) عام طور پر اسماء کی حالتِ ظرفی (LOCATIVE CASES OF NOUN) ہوتے ہیں۔ یعنے (مفعولِ ثانی کی صورتِ اول)، جنکے ساتھ کبھی کبھی ایک ضمیر اشارہ (DEMONSTRATIVE PRONOUN) بطور سابقہ مضافِ الیہ کی صورت میں ان کے آگے ایک۔ آ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیل میں عام استعمال ہونیوالے ظرف کی ایک فہرست دیجاتی ہے۔

## ظرفِ مکانی — (ADVERB OF PLACE)

| | |
|---|---|
| اِدا۔ همِدا۔ اینگو۔ همینگو | یہاں۔ یہیں |
| اودا۔ همودا۔ آنگو۔ همانگو | وہاں |
| هرجاگھا | ہر جگہ |

| | |
|---|---|
| لاپا. ھتا | اندر. میں |
| دَرا | باہر |
| دیر | ” دور |
| نزیکا | ” نزدیک. قریب |
| رندا. پدا. پُشتا | ” پیچھے |
| دیما | ” آگے |
| چیرا. مُنا | ” نیچے |
| سَربُرا. سرا. بالا<br>برزا | اوپر. پر |
| رندا | ” بعد میں |
| آدیما. پُشتا. پدا | ” اس طرف. اس پار |
| میانجیا. توکا | ” درمیان. اندر |
| چیرا. مُنا. دیما | ” نیچے. قدموں پر |
| اشِدا. چدا. چمِدا | ” یہاں سے |
| اشودا. چمودا | ” وہاں سے |
| ایدیما. اینیما | ” اس طرف |
| آدیما. آنیما | ” اُس طرف |
| نیما. نیمگا | ” جانب. طرف |

## ظرف زمانی (ADVERB OF TIME)

| | |
|---|---|
| ھروھدے. نی کہ | ” جب کبھی. اب جبکہ |



| | |
|---|---|
| انِی. ھنِی. نی. ھنُ. نوُ | ” اب. ابھی. اسی دم |
| تنیگا. دنیگا | ” تاہنوز. ابھی تک. ابتک |
| زِیک. زِی | ” کل (گزرا ہوا) |
| باندات. باندا | ” کل (آنے والا) |
| انشپیِ | ” آج رات. آج رات کو |
| مروچِی | ” آج |
| اناگاھا. ناگاہ | ” اچانک |
| ھچبر. اِزبر | ” کبھی بھی |
| ھچبر نہ. ازبر نہ | ” کبھی نہیں |
| یکبرے | ” ایک بار |
| گُڈا. گڈ | ” پھر. بعد کو |
| نوگ [ا] | ” پھر سے. دوبارہ. ازسرنو |
| یکشا | ” ہمیشہ. مدام |
| سر. سرا. ساری. ساریا<br>پیسر. پیسرا. پیشتر<br>پیشترا. اول. اولا | پہلے پیشتر * |
| ھمیدمان | ” ابھی ابھی. اسیوقت. فوراً |

* (١٣٩) نوٹ. ”سرا“، ”ساریا“، ”پیسرا“، ”پیشترا“ ”اولا“ اور ”گُڈا“ کے معانی ”پہلا“ اور ”بعد کو“ بھی ہے،

---

[ا] دراصل ”نوک“. مترجم

جیساکہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک حرفِ سابقہ "و" اس ظرفِ زمانی کے درمیان لگایا جاتا ہے جو "بعد" اور "پیشتر" کی دلالت کرتا ہو اور جو مسئلہ کا جزو اول ہو۔ جیسا کہ:۔

| | | |
|---|---|---|
| اش من وسر بُرَو | بمعنے | مجھ سے پیشتر جاؤ |
| اش من وگُڈ بیا | " | میرے بعد آؤ |
| سرا (یا) سادیا (یا) | } | |
| پیسرا (یا) اوّلا (یا) | } | پہلے تم جاؤ |
| پیشترا برو | } | |
| گُڈ ابیا | | بعد کو آؤ |
| مَن اش تو وسرا تگان | } | میں تم سے پیشتر آیا بعد میں نہیں آیا |
| اش تو وگُڈ نیا تکگان | } | |

(۱۴۰) ظرفِ مقدار (ADVERB OF QUANTITY)

| | | |
|---|---|---|
| کمک | بمعنے | تھوڑا |
| باز۔ گیڑے | " | کافی۔ بہت |
| گیش۔ گیشتر | " | زیادہ۔ زیادہ تر |
| بس | " | کافی، صرف |
| کم | " | کم |
| لھتے۔ چیزے۔ چیے | " | کچھ۔ تھوڑا بہت |
| دُرست | " | سب۔ تمام۔ کل |



(۱۴۱) ظرفِ استفہامیہ، حالت وغیرہ (ADVERB OF INTEROGATION, MANER ETC.)

| | | |
|---|---|---|
| کدی | بمعنے | کب؟ |
| کُو۔ کُجا۔ کُجانگو | " | کہاں؟ |
| چُنت۔ چنکرہ | } " | کتنے۔ کسقدر؟ |
| چکرہ۔ چنکدہ | } | |
| پرچہ۔ پرچی | } " | کیوں؟ |
| پرچیا | } | |
| پَیما۔ اڈا۔ ھڈا | } " | طرح۔ مانند |
| ڈولا | } | |
| چون۔ چتور | " | کیسے۔ کسطرح؟ |
| بلکہ | " | شاید |
| بیشک۔ زوور | } " | یقیناً۔ ضرور۔ قطعاً |
| زور۔ البت | } | |
| بُن | " | یقیناً نہیں۔ قطعاً نہیں |
| نہ۔ نا۔ انّا | " | نہ۔ نہیں |
| او۔ ھو | " | ہاں |
| ایپیا | " | اسطرح۔ اس ریت |
| چو | " | ایسے |

## حروفِ ربط —— PREPOSITIONS )

(۱۴۲) بلوچی میں حروفِ ربط کو دو درجات میں تقسیم کرنا چاہیئے۔

درجہ اول ۱۔ وہ جو اسم سے پیشتر آتے ہیں۔

درجہ دوئم ۱۔ وہ جو اسم کے بعد آتے ہیں۔

(۱۴۳) درجہ اول کے حروفِ ربط، مفعول ثانی کی صورت اول میں، اسم کی فرمانروائی کرتے ہیں، (لیکن ضمائر کی نہیں، بجز صیغۂ غائب) جیساکہ۔

| | | |
|---|---|---|
| اشی ھمامردا بزیر | بمعنے | اُس آدمی سے لے لو |
| اشی من مزیر | " | مجھ سے نہ لو |
| من گون توءَ کایان | " | میں تمہارے ساتھ آؤں گا |
| من وتی کتاب پرتو رسینتہ | " | میں نے اپنی کتاب تمہیں پہنچادی |
| گون آیا من نروان | " | میں اسکے ہمراہ نہیں جاؤں گا۔ |

(۱۴۴) لفظ "گون" بمعنے "ہمراہ" کا ایک جملے میں دو مرتبہ استعمال کا ایک محاورتی طریقہ ہے۔ جس کے معنے انگریزی لفظ (ALONG) کے برابر ہے۔ جیساکہ مندرجہ ذیل مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے:۔

| | | |
|---|---|---|
| گون وت بیار | بمعنے | اسے اپنے ساتھ لا |
| گون وت بیارے گون | " | اسے اپنے ساتھ لے آؤ * |
| گون من بیا | " | میرے ساتھ آ |
| گون من بیا گون | " | میرے ساتھ چلے آؤ * |

* نوٹ:۔ ان مثالوں میں پہلے "گون" کا "ن" کچھ اس



شدت سے غنہ کیا جاتا ہے کہ وہ تقریباً غیر محسوس معلوم ہونے لگتا ہے۔

(۱۴۵) درجہ دوئم کے حروفِ ربط تقریباً ظرفِ مکانی کی طرح ہیں اور مضاف الیہ میں انکے آگے اسم یا ضمیر لگانا پڑتا ہے۔ البتہ (جب یہ اسم کے بعد آتا ہو، تو "گون" کو مستثنےٰ قرار دیا جائے، کیونکہ اس کا اطلاق مفعول (حالت) کی شکل اوّلی میں ہوتا ہے۔ جیساکہ:۔

| | | |
|---|---|---|
| منی لوگ لا پائنت | بمعنے | وہ میرے گھر کے اندر ہے |
| منا گون بیا | " | میرے ساتھ آ |

(۱۴۶) درجہ اول

| | | |
|---|---|---|
| ش۔ اژ۔ شہ۔ چہ | بمعنے | سے۔ متعلق۔ بہ |
| گون | " | ساتھ۔ بہمراہ۔ ایک ساتھ |
| پر۔ پہ۔ مہ | " | کیلئے۔ واسطے۔ لیئے۔ سے |
| من | " | اندر۔ میں |
| بگیر۔ بگر | " | علاوہ |
| بگیر۔ بگر۔ بے | " | بغیر۔ بجز |
| تا۔ دان | " | جبتک۔ جہاں تک |

(۱۴۷) درجہ دوئم

| | | |
|---|---|---|
| لاپا۔ تھا | بمعنے | میں، اندر |
| گون | " | ساتھ۔ ساتھ |
| گورا | " | پاس۔ جانب |

| | | |
|---|---|---|
| واستا | بمعنے | کے لئے |
| سرا | " | پر۔ اوپر |

(۱۴۸) **حروفِ تجائیہ :- (INTERJECTIONS)**

ویسے تو بلوچی زبان حروفِ تجائیہ کے سلسلے میں نہایت ہی زرخیز ہے، لیکن انہیں سے بیشتر ناقابلِ ترجمہ، قابلِ اعتراض اور بعض غیر ضروری ہیں، جنکا یہاں ذکر مناسب نہیں ہے۔

| | |
|---|---|
| وش وش۔ ساپ ساپ / آستے آستے | آہستہ آہستہ۔ دھیرے دھیرے |
| سراپ سراپ | خاموشی سے |
| شاباش | شاباش۔ بہت خوب |
| انچو۔ ہنچو | اسیطرح۔ بیشک |
| بے بلا | خدا نہ کرے۔ خدانخواستہ |

**حروفِ علت (CONJUCTIONS)**

(۱۴۹) ذیل میں استعمال میں آنے والے حروفِ علت کی فہرست پیش کیجاتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| و | بمعنے | اور |
| ھم | " | (یہ) بھی۔ اور |
| ملے | " | لیکن |
| بس | " | بس۔ کافی |
| توری | " | ایک نہ ایک۔ یہ یا وہ |



| | | |
|---|---|---|
| ھمیشیا۔ ھمیواستا | بمعنے | اسلئے۔ چنانچہ |
| گڈا | " | پھر۔ اس کے بعد |
| اگر۔ اگہ | " | اگر |
| کہ | " | کہ۔ تاکہ |

(۱۵۰) بعض اضلاع میں حروفِ علت "و" (بمعنے اور) "کہ" (بمعنے کہ یا تاکہ)، اور "اگہ" (بمعنے اگر) کا استعمال بہت کم کیا جاتا ہے جبکہ دیگر علاقوں میں ان کا استعمال عام طور پر فارسی حروفِ علت کی طرح کیا جاتا ہے۔

(۱۵۱) جب زمانِ ماضی میں دو یا دو سے زائد افعالِ متعدی، جو یکے بعد دیگرے آتے ہوں اور جو ایک ہی فاعل کے زیرِ نگین ہوں، کو باہم ملانے کے لئے "و" کا استعمال کیا جائے، تو انکے لئے فاعل کا جزِ لاحقہ ضمیری (PRONOMINAL POSTPOSITION OF AGENT CASE) کا لگانا ضروری نہیں ہے۔ (ملاحظہ ہو پیراگراف ۶۴)؛ اگر تین افعال ہوں تو "و" کو انگریزی کی طرح عموماً آخری دو افعال کے درمیان لگایا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| مردا نگن گپت و وارت | بمعنے | آدمی نے روٹی لی اور کھائی، |
| مرد آتک وارتے وشت۔ | " | آدمی آیا، (کھانا) کھایا اور چلا گیا۔ |
| مردا نگن گپت وارتِ و شانت (یا) مردا نگن گپت و وارت گڈا اشانتے (یا) | " | آدمی نے روٹی لی، کھائی اور قے کیا |

مردا نگن گپت وارتے
وشانتے

(۱۵۲) جب حرفِ علت "ع" دو افعال لازمی کو باہم ملاتا ہو، تو اس صورت میں فعل سے شخصی ایکلاں آخر (PERSONAL TERMINATIONS) کو حذف کرنے کی اجازت ہے جیسا کہ:

من پاد اتک وشتگان (یا)
من پاد اتگان وشتگان
} میں اٹھا اور چل دیا۔

---



# آٹھواں باب

## حروفِ عددی (NUMEALS)

(۱۵۳) بلوچی میں اعدادِ محض (CARDINAL NUMBERS) تقریباً وہی ہیں جو فارسی میں مروّج ہیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| یک | ایک | پانزدہ | پندرہ |
| دو | دو | شانزدہ | سولہ |
| سی | تین | هبدہ | سترہ |
| چار | چار | هژدہ | اٹھارہ |
| پنچ | پانچ | نوزدہ | انیس |
| شش | چھ | بیست | بیس |
| هپت | سات | بیست و یک | اکیس |
| هشت | آٹھ | سی | تیس |
| نُه | نو | سی و یک | اکتیس |
| دہ | دس | چل (یا) چهل | چالیس |
| یازدہ | گیارہ | چل و یک | اکتالیس |
| دوازدہ | بارہ | پنجاہ | پچاس |
| سیزدہ | تیرہ | شصت | ساٹھ |
| چاردہ | چودہ | هفتاد | ستّر |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ہشتاد | اَسّی | | سَی سَد | تین سو |
| نَوَد | نوّے | | ھزار | ہزار |
| سَد | سو | | دہ ھزار | دس ہزار |
| دوسَد | دوسو | | لک | لاکھ |

(۱۵۴) اعدادِ محض کے ساتھ " ئُمِی " لگانے سے اعدادِ ترتیبی (ORDINALS) کی تشکیل ہوتی ہے. جیسا کہ :-

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| اوّلی | پہلا | | ھَپتُمِی | ساتواں |
| دوئُمِی | دوسرا | | ھَشتُمِی | آٹھواں |
| سیئُمِی | تیسرا | | نُھمِی | نواں |
| چارُمِی | چوتھا | | دَھُمِی | دسواں |
| پنچُمِی | پانچواں | | بیستُمِی | بیسواں |
| ششُمِی | چھٹا | | سَدُمِی | سواں |

(۱۵۵) اعدادِ کسری (FRACTIONAL NOS:) کا اظہار ہمیشہ نسب نما (DENOMINATOR) کو شمار کنندہ (NUMERATOR) کے ساتھ بطور سابقہ لگانے سے ہوتا ہے. حرفِ ربط " اَش " ہمیشہ مقدر ہے. جیسا کہ :- " سیک " جو کہ دراصل " اَش سَی یک " (تین سے ایک ہے)۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| نیم | ۱/۲ | ۱ | سیدو | ۲/۳ |
| سیک | ۱/۳ | | چارسَی | ۳/۴ |
| چارک | ۱/۴ | | پنچچار | ۴/۵ |
| پنچک | ۱/۵ | | اسلچل | ۴۰/۱۰۰ |

---

۱ ۲/۳ کیلئے دوبھر و سیک ۳/۴ کیلئے سے چارک وغیرہ. باقی استعمال نہیں کیے جاتے



| | | |
|---|---|---|
| (۱۵۶) ایوک - تیوک | واحد | SINGLE |
| دوسر | دونا. دُگنا | DOUBLE |
| سَیسر | سہ گنا | TREBLE |
| چارسر | چار گنا | QUADRUPLE |
| پنچسر | پانچ گنا | QUINTUPLE |
| ششسر | چھ گنا | SEXTUPLE |
| ہپتسر | سات گنا | SEVENFOLD |
| ہشتسر | آٹھ گنا | EIGHTFOLD |
| (۱۵۷) دوئینان | ہر دو - دونوں | THE TWO, BOTH |
| سَیینان | ہر سہ - تینوں | THE THREE |
| چار ینان | ہر چہار - چاروں | THE FOUR |
| دھینان | دسوں :- | THE TEN |

———★———

# نواں باب

## تقسیم اوقات۔ (DIVISIONS OF TIME)

(۱۵۸) ہفتہ کے دن تقریباً وہی ہیں جو فارسی میں ہیں:۔

| | |
|---|---|
| یکشمبہ | اتوار |
| دُشمبہ | پیر |
| سیشمبہ | منگل |
| چارشمبہ | بدھ |
| پنچشمبہ | جمعرات |
| جُما | جمعہ |
| شمبہ | ہفتہ |

(۱۵۹)

| | |
|---|---|
| مرودِچی | آج |
| زِیک۔ زِی | کل (گذشتہ) |
| پَیرِی۔ پَیرپرِی | پرسوں (گذشتہ) |
| پس پَیرِی | ترسوں (گذشتہ) |
| باندات۔ باندا | کل (آنے والا) |
| پونشی۔ پوشِی | پرسوں (آنے والا) |
| پرمپوشِی | ترسوں (آنے والا) |
| پستہ پرمپوشی | چار دن بعد |



(۱۶۰)

| | |
|---|---|
| ایشپی[1] | آج رات |
| دوشِی | کل رات (گذشتہ) |
| پرندوشِی | پرسوں رات (گذشتہ) |
| پس پرندوشی | ترسوں رات (گذشتہ) |
| بانداشپ | کل رات (آنے والی) |
| پونشی شپ | پرسوں رات (آنے والی) |
| پرمپوشی شپ | ترسوں رات (آنے والی) |
| پسپرمپوشی شپ | چار رات بعد |

(۱۶۱) مہینوں کے نام، اکثر اسلامی ممالک کی طرح یہاں بھی اسلامی کلنڈر کے مطابق ہیں، فرق صرف مقامی تلفظ کا ہے۔

| | |
|---|---|
| محرم | رجب |
| سفر | شابان |
| رُبی الاوّل | رمزان |
| رُبی الآخر | شوال |
| جمادی الاوّل | ذوالکادہ |
| جمادی الآخر | ذوالحج |

(۱۶۲) سال کو دو موسم میں تقسیم کیا گیا ہے، یعنے "گرماگ" (موسم گرما) اور "زستان" (موسم سرما)۔ ان کی دیگر بہت سی جزوی شاخیں بھی

---

[1] مو کلر نے "دوشی" کو "آج رات کے" معنوں میں لیا ہے جو درست نہیں اسلئے میں نے "ایشپی" یعنے "آج رات" کا اضافہ کر کے اس فہرست کو مکمل کر دیا ہے۔
(مترجم)

ہیں. لیکن وہ سب کے سب یا تو مختلف فصلوں سے موسوم ہیں یا تو پھر ہواؤں وغیرہ سے متعلق ہیں اور ہر علاقہ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں. اسلئے ان کا یہاں تذکرہ غیر ضروری معلوم ہوتا ہے.

## دن کے حصص. (DIVISIONS OF DAY)

| | |
|---|---|
| مزنیں گوربام. بانگواہ | پو پھٹے |
| گوربام. اتارگ. ماھلا / پگاہ | علی الصباح |
| شُہب. سوب | صبح |
| نیرموچ. نیمروچ | دوپہر |
| زُہر | دن کے تقریباً ایک بجے |
| بیگاہ. اسُر | سہ پہر. شام |
| روززرد | غروب آفتاب |
| مگرب | مغرب |
| اشفا. شام | عشا. رات کے کھانے کا وقت |
| شپ | رات |
| نیمشپ | آدھی رات |

———— ★ ————



# ملاحظات (OBSERVATIONS)

(۱۶۴) "باز" (بمعنے بہت)، "چُنت" (بمعنے کتنے یا کسقدر)، "لھتے" (بمعنے کچھ یا چند) اور اعدادِ محض عام طور پر فعل کو صیغۂ واحد میں لیتے ہیں. جیساکہ:-

| | | |
|---|---|---|
| بازمرد اتکہ | بمعنے | بہت سے آدمی آئے |
| چُنت مرد ہ اتکہ | " | کتنے آدمی آئے |
| لھتے مرد اتکہ | " | چند آدمی آئے |
| بیست مرد شُتہ | " | بیس آدمی گئے |

(۱۶۵) بیانیہ میں بلوچ ہمیشہ ڈرامائی انداز اپناتا ہے. حتیٰ کہ جب وہ صیغۂ غائب کے حرکات و فرمودات کے متعلق بھی بات کرے تو وہ ان خیالات کو لفظی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گا جو اسکے خیال میں شخص مذکورہ کے ذہن میں بات کرتے وقت فطری طور پر ہوں. جیساکہ:-

| | |
|---|---|
| آیا گوشت کہ من ءَ کایاں بلے نیاتکہ | اس نے کہا کہ میں آؤں گا پر نہیں آیا. |
| دیتے کہ ھنی من پیران | اس نے محسوس کیا کہ اب میں (وہ) بوڑھا ہو چکا ہوں. |

(۱۶۶) کئی جگہوں پر جہاں کہ انگریزی میں زمانِ ماضی کے فعل کے پیچھے زمانِ ماضی کا فعل لگایا جاتا ہے. وہاں بلوچ فعل کا صیغۂ حال استعمال کرتا ہے جیساکہ:-

دیتے که آپ دنَ [1] } اس نے محسوس کیا کہ پانی صحرا کی
نیمگا روت } جانب بہے جا رہا ہے۔

(۱۶۷) ظرفِ عددی یا تعدی، عام طور پر ان اسماء کے ساتھ صیغۂ واحد میں آتے ہیں، جنکو وہ تیار کرتے ہیں۔ جیسا کہ :۔

| | | |
|---|---|---|
| لمتے مرد ماوارته | بمعنے | چند آدمیوں نے کھایا |
| بازمرد مرشته | " | بہت سے آدمی گئے |

(۱۶۸) چند الفاظ جو کہ طویل اعراب پر ختم ہوتے ہوں، انکے اور اقتضائے فعلی کے درمیان ایک ترخیمی حرف (EUPHONIC LETTER) لگانا پڑتا ہے۔ جیسا کہ :۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ییگورنت | (برائے) | اینگوئینت | = | یہ یہاں ہے |
| چُشنت | " | چوئنت | = | یہ ایسا ہے یا اسطرح ہے۔ |
| ایشنت | " | ایئنت | = | وہ یہ ہے |

(۱۶۹) بعض اوقات "هم" اور "و" (بمعنے "بھی" اور "اور") دونوں ایک ہی جملے میں استعمال ہوتے ہیں، ثانی الذکر زور لفظی کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ :۔

| | | |
|---|---|---|
| آهم شرین مرد ے و | = | وہ بھی تو ایک اچھا آدمی ہے۔ |
| اے هم شرنت و | = | یہ بھی تو اچھا ہے |
| اینگوهم بازنت و | = | یہاں تو کافی ہیں |

---

[1] لفظ "دن" ہے



# ضمیمہ الف

پیرا ۷۹ میں یہ کہا گیا ہے کہ ارکانِ آخر (TERMINATIONS) جو افعال کے مادوں میں لگائے گئے ہوں، بشرطیکہ ایسا کرنا نتیجہ خیز ثابت ہو، تو انھیں فعل مفروضہ (IMAGINARY VERB) "اُگ" کے حصے تصور کئے جائیں۔ ایسا فعل اگر کہیں وجود میں آئے تو، اسکی گردان مندرجہ ذیل طور پر کی جائے :۔

مصدر۔ حاصل مصدر وغیرہ "ہونا"

اُگ

مادہ اُ

فعلِ حالیہ ـــــ "ہوتے ہوئے"

اُگا

ماضی معطوفہ ـــــ "ہوا"

اُتگ (یا) اُته

فعل معروفہ ـــــ "رہتے رہتے"

اُان (یا) آن

اسم فاعلی یا مسلسل (NOUN OF AGENCY OR CONTINUANCE)

"ایک ذی حیات"

اوک

مضارع ۔۔ "میں ہوں"، شاید ہوں گا، وغیرہ

| جمع | واحد | |
|---|---|---|
| ما اَن (یا) یَن | من اَان (یا) آن | متکلم :- |
| شما اِت (یا) ۔۔ | تو اے (یا) ے | مخاطب :- |
| آ اَنت (یا) نْت | آ اَیت (یا) یْت (یا اَنت (یا) نْت | غائب :- |

ماضی مطلق ۔۔ "میں تھا" یا "ہوا تھا"

## واحد

متکلم :- من اُتان (یا) تان (یا) اَتگان (یا) تگان

مخاطب :- تو اُتے (یا) تے (یا) اُتگے (یا) تگے

غائب :- آ اَت (یا) ت (یا) اُتگ (یا) تگ

## جمع

متکلم :- ما اُتین (یا) تین (یا) اُتگن (یا) تگن

مخاطب :- شما اِتت (یا) تت (یا) اتگت (یا) تگت

غائب :- آ اُتنت (یا) تنت (یا) اتگنت (یا) تگنت

—— ★ ——